

# تہذیب النساء

اصول  
اعمال

جمین عورتوں کی تہذیب اخلاق و آداب حسن معاشرت و ضوابط انصرام امور  
خانہ داری و دیگر مصالح مفیدہ و نکایات پسندیدہ و طریقہ شست و برخت و  
ترسیت اولاد و غیرہ مندرج ہیں کہ جسکے مطالعے سے زنانہ نو آموز کو فوائد صلاح ایسے

حاصل ہوں

برائے تندر

برائے  
۸۷۶۸  
۱۰۰

جناب فتی اہل مآب فواضل منار ماہر گستر عالم پورہ

صاحب ڈاکٹر آن پبلک انسٹرکشن سررشتہ تعلیم ممالک مغربی و شمالی و اوور  
زبان اردو میں مطابق محاورہ نشوان مولوی ابو عبدالرین احمد صاحب

مختص بشیقہ لکھنوی مدرس عربی و فارسی مدرسہ بلرام پورہ

تصنیف و تالیف کی مشاعر میں

واسطے افادہ طلباء مدارس و مکاتب سررشتہ تعلیم صوبہ اوورہ

بار سوم ۱۳۲۸ھ

مطبع نامی منشی نول کشور میں مقابلہ لکھنوی

# فہرست تہذیب النساء

صفحہ نمبر	موضوع	صفحہ نمبر
۱	باب اول عورتوں کی تہذیب میں	۱
۲	سبق حیا کے بیان میں	۲
۳	سبق عصمت اور پارسرائی کے بیان میں	۳
۴	سبق عبادت کے بیان میں	۴
۵	سبق راستی کے بیان میں	۵
۶	سبق راستی کے بیان میں	۶
۷	سبق بد کوئی اور عیب جوئی کے نقصان میں	۷
۸	سبق خاموشی اور کم گوئی کے بیان میں	۸
۹	سبق خوشنوی کے بیان میں	۹
۱۰	سبق سخاوت کے بیان میں	۱۰
۱۱	سبق صدقے اور خیرات کے بیان میں	۱۱
۱۲	سبق انجام اندیشی کے بیان میں	۱۲
۱۳	سبق زیادہ سونے کے نقصان میں	۱۳
۱۴	سبق صبر کے بیان میں	۱۴
۱۵	سبق توکل کے بیان میں	۱۵
۱۶	سبق رازداری اور عیب پوشی کے بیان میں	۱۶
۱۷	سبق رعایت حقوق کے بیان میں	۱۷
۱۸	سبق محبت کے بیان میں	۱۸

نمبر مضامین	خلاصہ مضمون
۱۸	سبق حسد کے بیان میں
۱۹	سبق نصائح متفرقات میں
۲۰	سبق علم کے بیان میں
۲۱	باب دوم کھانا پکانے اور کھانے اور سینے پر رونے اور
۱	سبق کھانا پکانے اور کھانے اور سینے پر رونے اور
۲	سبق کھانا کھانے کے آداب میں
۳	سبق آٹھ بٹھنے چلنے پھرنے کے آداب میں
۴	سبق کے بیان میں
۵	ناتھ اولاد کی پرورش میں





شہنشاہان گلِ حیدر ہو  
 کہ چو بین ککاکِ دشتِ آتشین ہو  
 مفراسِ جاسے نعتِ مصطفیٰ ہو  
 خدا بھیجے ادھر جن و بشر بھی  
 ادا کیونکر ہو بے سرمایہٴ حمد  
 سکوتِ احسن سکوتِ احسن سخن پر  
 کہ جسکا نام تہذیبِ انسانی ہو

زبانِ عندلیبِ خامہ واہو  
 مگر یہ راہِ طوبیٰ نہیں ہو  
 ولایہٴ منزلِ خونِ جانِ گواہو  
 درودِ انپراور آلِ احبابِ پری  
 ولے ہو نعتِ بھی ہمایہٴ حمد  
 تو مہرِ خامشی بہتِ دہن پر  
 اب آغازِ کتابِ جانِ فزاہو

اما بعد صاحبانِ عقل و کیاست و اربابِ فہم و فراست کی خدمتِ سراپا بخت  
 میں گزارش ہو کہ ہر گاہ اس خاکِ پائے آلِ محمدؐ و جدِ الدین احمدؑ شیفۃٴ مدین عربی

و فارسی مدرسہ دارالسرور بلرام پور ابن مولوی نعمت اللہ صاحب چشتی قادری  
 لکھنوی عفی اللہ عنہما نے بعد از تصنیف انشاء فصاحب آفرین و اخلاق شیفتہ  
 و سہ شریفیتہ ہر سہ بزبان فارسی ماہ جنوری ۱۳۳۸ء میں کتاب کیسیاے حکمت  
 بزبان اردو حسب الحکم جناب فیض آباد ارسطو فطرت فلاطون فطرت زبدہ امر اس  
 نامدار قدوہ و روساے و الاتبار منیع سخا و کرم منہل رافقت اتم فصاحت فہر جام  
 بلاغت نظام نکتہ رس صبح نفس جاد و سخن قدروان ہر علم و فن جملہ علوم میں طاق  
 علامتہ آفاق صفات جمیلہ سے معمور اخلاق حمیدہ میں مشہور فضل و عطا کے بانی  
 مہمانی جود و سخا میں حاتم ثانی سرداروں کے سردار ریشہ ذوی الاقتدار خصال  
 پسندیدہ سے پُر کمال اسے آربر و ننگ صاحب ہوا و رایم اسے  
 ڈاکٹر کٹر آف پیلاک انسٹرکشن ملک اودھ و ام اقبالہ و الہ جلالہ تالیف کی  
 اور جناب موصوف نے ازراہ قدروانی قبول فرمائی رئیس المطابع منشی فوکشو صاحب میں  
 چھپوائی اور کترین کو حق تالیف عطا فرما کے الا مال کیا غم و اندوہ و دنیوی سے  
 فارغ البالی کیا اٹھوقت جناب مولوی صاحب کرم فرما سے نیاز مند ان مصد  
 فضل و احسان عالم تحریر فاضل عدیم النظر علوم ادبیہ میں مکتا فنون انگریزیہ میں  
 بمیشل و ہتھاپیشوا سے علما سے و ہر وقت اسے فضلاء سے عصر و حید الزمن مولوی  
 ابوالحسن صاحب مترجم محکمہ ڈاکٹر کٹری دام الطاف نے فرمایا کہ اگر ایک کتاب  
 نہایت سلیس خاطر انیس عورتوں کے روزمرہ بول چال میں متضمن اخلاق حمیدہ  
 و اطوار پسندیدہ و دیگر امور خانگی جو عورتوں کے حق میں مفید ہوں تصنیف و تالیف  
 ہو کر نذر خادمان صاحب ذیشان ہو کیا عجب کہ پسند ہو کے مجاریہ مدرسہ نسوان ہو  
 لہذا خاکسار نے قلم برداشتہ یہ رسالہ تالیف کیا جو طب و یالیں ذہن ناقص میں کیا  
 لکھ دیا خدا کرے پسند حضور ہو و درود مشہور ہو امید ناظرین و قیہ رس اور مالکان

ملک فاروق حدس سے یہ ہو کہ جسوقت اس مختصر کو ملاحظہ فرمائیں اس خیال سے بھی باز نہ آئیں کہ اس کتاب میں بالکل لکھنوی عورتوں کی بول چال ہو ستر یا پانچین کے صحاواریت سے مالا مال ہو پس اس صورت میں اگر کوئی غلطی وقوع میں آئی ہو تو عیب پوشی نہ کرنا نہ اور یہ کیونکہ عیب پوشی خود حق تعالیٰ کا کردار ہو اسی کا نام ستار ہو ہیست

دو کونش کیے قطرہ در بحر علم | گنہ بیند پردہ پوش و حکم

بعض اے تخلیق ابا خلاق اللہ پردہ پوشی انسان پر لازم ہو ورنہ بروز خراشیمان و نام ہو  
اور ہر انسان ہر پانچین و خطا ہو وہ کون بشر ہو جو اس عیب سے پاک و میرا ہو مولفہ

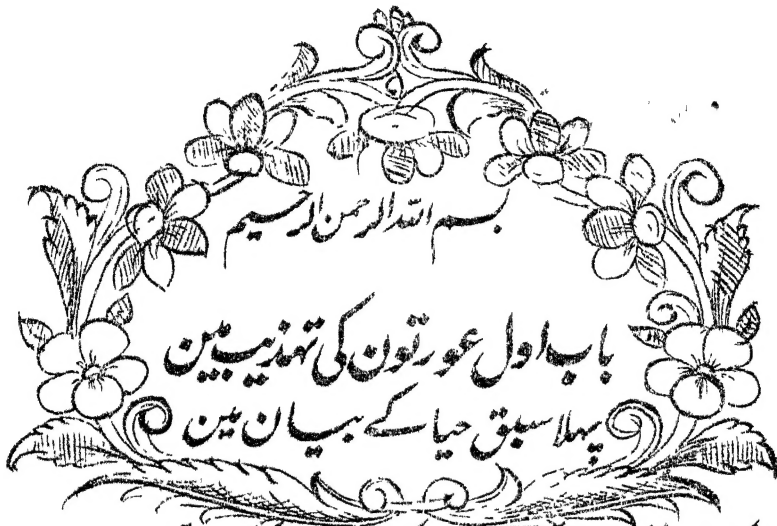
آدمی نے جو کچا شیر پیا | ہوتی ہو اُس سے خواجہ خطا

اللہ تعالیٰ بطیفیل رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس نشتے کو مفید انا مفر ہا  
مقبول خاص و عام بنائے اور مولف کو عذاب آخرت سے محفوظ رکھے اپنی محبت کے  
نشتے میں شاد و محتوی رکھے ہمہ و کرمہ

قطعہ تارنج ہجری نبوی صلی علیہ وسلم

ہو اتالیف جسم یہ رسالہ | کہ دانا عورتوں کا رہنما ہو  
تو ہجری سال ڈھونڈا شیفہ نے | کہا دل نے یہ تہذیب النساء ہو





ایک آنسوچی صاحبہ ایک محل میں ایک امیر زادی کو پڑھاتی تھیں ادب قاعدے  
کے صورت احسن تعلیم فرماتی تھیں اتفاقاً ایک وزیر زادی کی اور ہنسی سر سے سرک گئی  
آنسوچی کی نظر پر ہی نہایت خفا ہوئیں اور یوں فرمائے لگین کہ ارکلی نام خدا باوجودیکہ  
سب کا رگننا سال ہو مگر ابھی تک نہ شرم ہو نہ لہنا ہو اپنے بدن تک کا نہیں خیال ہو  
امیر زادی نے یہ خطاب پر عتاب شنکے مارے بغیرت کے نہ جھجکا لیا اور اڑھنی کو سر پر ڈھک لیا  
تو وہی دیر کے بعد امیر زادی نے دست بستہ آنسوچی سے عرض کیا کہ کینز امیر وارہو کہ کچھ شرم  
وہیہا کا بیان فرمائیے خوش خوئی اور شایستگی کی تفصیل اس ناچیز کو بتلائیے کہ حق اقدس  
اکمال محل میں لائے ہو تو فنی اور نادانی سے باز آئے

آنسوچی ج

شرم و حیا بڑی چیز ہے حیا شریلا آدمی سارے جہان کو عزیز ہے بلکہ خصلت

لیکن یہ تہذیب کی تہذیب ہے  
فقط تہذیب کا کلمہ  
میں ہیں  
جو کچھ

بنی آدم ہو باعث انتظار گزشتہ لمحات کا پرہ درمیان سے اٹھ جاتا تو کوئی کسی کو  
 خیال میں نہ لاتا آدمی شاہانہ کے ہو جاتے جو جی میں آتا عمل میں لاتے شرم کے  
 فائدے دیکھ کر والدین اور آقا پیر کے لمحات سے بیٹی بیٹا لونڈی غلام کی پرورش  
 کرتے ہیں صفت خدا ان کے پیچھے مرتے ہیں اور اولاد و خدمتی خردی کے لمحات سے والدین  
 اور آقا کی خدمت بجان و دل بجالاتے ہیں تا دم زمیست انکی اطاعت اور فرمان برداری  
 باہر نہیں آتے ہیں میان بی بی میں بھی پاس و لمحات کی وجہ سے باہم کام چلتا ہو الغرض  
 بھائی برادر اپنے یگانے ران پڑوس امیر فقیر بادشاہ وزیر دنیا بھر کا کارخانہ اسی سے  
 نکلتا ہو بعضا کام ایسا ہوتا ہو کہ ہر چند اسکے کرنے کو جی نہیں چاہتا ہو صرف چار آدمیوں کے  
 لمحات سے عمل میں آتا ہو

## لمحوظہ

حیا سے انتظام و وہان ہو	منور اس سے یہ کیوں و مکان ہو
حیا و شرم سے انسان ہو ممتاز	حیا کرتی ہو ایمان سے سرفراز
اگر رسم حیا اٹھے جان سے	ابھی دم بھر میں نظم خلق بگڑے

حدیث شریف میں آیا ہو کہ جب وقت بندہ گناہگار اپنے گناہوں سے شرماتا ہو خدا فرمے  
 اُس پر رحم آتا ہو شرم ساری سبب رسنگاری ہوئی ہو آب رحمت اُسی سے کثافت معاصی کو دھوئی

## لمحوظہ

ہو کے عصیان سے منقلع عاصی	جس گھڑی زار زار روتا ہو
جوش میں آئے کہ اہر رحمت حق	سب کثافت کو صاف دھو تا ہو

فائدہ بعضی باتیں ایسی ہیں کہ ہر چند شرع کی رو سے انکا گناہ و اہر گزشتہ لمحات کی  
 وجہ سے انکا گناہ حسن و ادب ہو مثلاً جوان لڑکی اپنے مان باپ سے یہ کہے کہ میرا  
 بیاہ کر دو یا بیاہی چھا ہی لڑکی کہے مجھے میری شہسواران چھوہ دیا مان باپ کے روبرو



خاوند سے پڑ پڑ باتیں کرے قہقہہ مارے ملتے جوتیاں بی بی اپنے برہنوں سے  
بجالاتے ہیں وہ بڑے بختا ور ہیں اور جو بخت بے ادب ہیں وہ کم بختی کا گھر ہیں جو ب  
مثل یا ادب با نصیب بے ادب بے نصیب ہے

دوسرا سبق عصمت اور پارسانی کے بیان میں  
امیر نراویں

”تو ہی حیا کے اوصاف زبان مبارک سے سن کے بچہ بی آگاہی حاصل ہوئی اب امید ہے  
کہ کچھ عصمت اور پارسانی کا حال بیان فرمائے“

آتو جی ج

عصمت و پارسانی بڑی دولت ہو پارسا آدمی کو نین میں صاحب جاہ و تشریف ہو  
اور پارسانی کے یہ معنی ہیں کہ باوجود قدرت کے جسے کاموں سے پرہیز کرے خدا کے  
غضب سے ڈرے اپنا رویاں تک غیر مرد کو نہ دکھائے شوہر کی بے مرضی گھر سے قدم باہر  
نہ لے جائے اگر خود جو کسی سچی اور خاوند نہ نہایت بد صورت ہو تو بھی رشک و جناب باری  
اواکر ناسزا ہو اسکی اطاعت اور فرمان برداری بجالانا حکم خدا ہے

المؤلفہ

جو ہو پا بہت رشیدہ عصمت  
مہبط رحمت خدائی ہے

نیک دنیا میں ہو وہی عورت  
جو کہ موصوف پارسانی ہے

حکایت ایک نیک بخت بی بی ہمارے حضرت مولوی نعمت اللہ صاحب کی مرید  
حسن و جمال میں کتنا نور کا پتلا اور نکاحا و نہ نہایت بد صورت و لیو کی صورت کا لا کو لا  
تنبا کو کا پنڈا انگلی ایک پڑوسن شیطان کی بڑی بہن نے پوچھا کہ بھلا تجھ لہ لہسی کی  
اس کالے دیو کی صحبت میں کیونکر جی لگتا ہے تجب کی جا ہو اُس نیک بی بی کو یہ  
سن کے بہت غصہ آیا مارے غیظ کے کہ میرا جواب دیا کہ میرا میان فرشتہ ہے

اُس پر خدائی مہر کی نظر ہو اللہ تعالیٰ کے درِ بخانے میں لاکھ لاکھ شکر ہو کہ اُسی نے نبی  
مہربانی سے ایسے نیک ذات فرستے صفات کو میرا خاوند بنایا مجھ کو اُسکی لونڈی مگر می سے  
ممتاز فرمایا وہ کیا نیک بی بی تھی حق تعالیٰ حضرت بی بی خاتونِ جنت کے صدرتے میں  
مُکَلِّ جہان کی ہو بیٹیوں کو یہ درجہ عنایت فرمائے اسی راستے پر چلائے :

لمو اللہ

دین و دنیا میں وہی ہو نیک نام  
عورتوں میں ہو وہی بس خوبتر  
زیرِ عصمت سے جو ہو شاد کام  
پار سائی جس کو ہو تندر نظر

تیسرا سبق عبادت کے بیان میں  
امیر زاد میس

اُو تو جی عصمت اور پار سائی کا بیان سن کے میں نہایت فیض یاب ہوئی اب امیدوار  
ہوں کہ کچھ عبادت کا حال بھی بیان فرمائیے :

اُو تو جی ج

اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا ہو کہ میں نے جن انسان کو خاص اپنی عبادت  
کے لیے بنایا ہو پس انسان کو دن اور رات اُسکی عبادت میں دل سے مشغول رہنا ضروری  
غفلت و بیہودگی میں بسر کرنا داناتی سے دور ہو اور انسان اللہ تعالیٰ کا بندہ ہو او  
مالک اُسی غلام سے خوش رہتا ہو جو ہر وقت نہ دل سے خدمت بجالانے سرکار کے کام سے  
جی نہ چرائے دیکھو اگر کوئی تنہا رہی ماما اسیل لونڈی باندی تنہا سر کام میں قصور کرتی ہو  
تو تمکو کس قدر غصہ آتا ہو کیسا جی بھنجھلاتا ہو پس خیال کرو کہ تم بھی اسی طرح جب اپنے  
مالک کی بندگی میں قصور کرو گی تو قیامت کے دن کیسے عذاب میں بہڑو گی آدمی کو  
چاہیے کہ ہر دم اپنے پروردگار کے لطف و کرم کو خیال میں لائے اور ایک دم اُسکی عبادت  
اور بندگی سے باہر نہ آنے کہ اُس نے کیا مہمت فرمایا ہو تندرست اور توانا بنایا ہو اگر کو دگا

بہر اہانتا تو کس کا اختیار تھا انہ بھائیوں کو لاپید کرنا تو مسکینا کا تھا اگر ابھی دوپہر شیعہ کا  
کان بھرے ایک عضو میں فتور ہو تو چین و آرام دل سے دور ہو۔

### المؤلفہ

بہن وہ ہفتین پنج شین گرم سے  
اگر ہر مال بھی تن پر زبان پر  
کہہ گا اسکا نہیں ممکن ہو جسے  
کہاں افضال کا اسکے بیان پر

حکایت ایک بہشت کی نبی ہمارے پیر بہن کی یہ دائمی عادت تھی کہ رات کو نفل سے  
فرمائیں کہ یہ آخری رات ہو جہانناک عبادت کرنا ہو کر ہر کل دنیا سے کوچ کر جائیگی ہا  
سکے رہ جائیگی سو اسے حسرت و افسوس کے اور کچھ نہ بجا نیگی خدا کو کیا ستھ دکھائیگی جب  
تمام رات عبادت میں بسر ہو جاتی تھی اور نماز فجر کی رات آتی تھی تو نفل سے فرماتی تھیں  
کہ بھلا یہ رات تو نفل گئی خدا خدا کر کے نکل گئی مگر آج دن کو کام تمام ہو عبادت جسد  
کیجائے کرے ورنہ قیامت کے دن خوار و بدنام ہو الغرض اسطرح نفس کو مثل صدی  
لڑکے کے بھلاتی تھیں اور شب و روز عبادت میں بسر فرماتی تھیں جب غمو و گی بہت  
ستاتی تھی تو یہ بیت انھیں یاد آ جاتی تھی۔

### بیت

جاگنا ہو جاگ لے افلاک کے سایے  
پھر پڑا سو یا کر دیکھا خاک کے سایہ تلے

قائدہ عابدہ کے یہ معنی نہیں ہیں کہ بالکل گھر بار چھوڑ کے فقیر فی ہو جائے کار و بار  
گھر گریستی میں ہاتھ نہ لگائے بلکہ بچے بالوں میں رہنا اور عبادت کرنا بڑا اکمال ہو اور  
دنیا چھوڑ کے عبادت کرنا آسان ہو کچھ ایسا نہیں محال ہو آدمی کو چاہیے کہ دست با کار رہے  
اور دل با خداوندگار رہے۔

### المؤلفہ

ہی وہی آدمی بڑا ہشمار  
جو کہ ہو دل پیار دوست بکار

## چوتھا باب راستی کے بیان میں امیر زادی سے

آقاجی آپکی مہربانی سے عبادت کی کیفیت تو بخوبی معلوم ہوئی اب امیدوار ہوں کہ کچھ راستی کے اوصاف بھی بیان فرمائیے۔

### آقاجی ج

راستی ایک عالم کو پسند ہو سچا آدمی ہر جگہ ارجمند ہو سب کے نزدیک صاحب اعتبار ہو دونوں جہان میں اسکا بیڑا پار ہو قرآن شریف میں جا بجا کھنکھین کی تعریف آئی ہے پیغمبر صاحب نے بھی سیکڑوں جگہ انکی مدح فرمائی ہو بزرگوں کا قول ہے کہ راستی سب عبادتوں کی جان ہے یکہ اصل ایمان ہے جو آدمی جھوٹا بد قول ہو اسکا ایمان بیشک ڈراوان ٹول ہے نہ ہندو ہے نہ مسلمان کچھ خاصا بے ایمان ہے نہ الی الذی نہ اولی الذی دنیا میں نکو آخرت میں سیاہ رہو بقول شخصے نہ راہ کا نہ باٹ کا دھوبی کا گتھا گھر کا نہ گھاٹ کا جب

### لمو لفظ

راستی ہی کرتی ہو ذی اعتبار  
دین دو دنیا میں وہی خرسند ہو  
ہر ہی عادت شہادت کی دلیل  
جھوٹے لوگوں پر خدا کی مار ہو

راستی اگر راستی امر ہو شہاد  
راستی کا جو کوئی پابند ہو  
آدمی کو کذب کرتا ہو دلیل  
جو ہو کاذب وہ جہان میں خوار ہو

## پانچواں سبق ہنسی دل لگی کے نقصان میں امیر زادی سے

آقاجی آپکی نوازش سے راستی کے فائدے تو معلوم ہوئے اب امید ہے کہ کچھ ہنسی دل لگی کے نقصان اور قیاحتیں بھی بیان فرمائیے۔

### آقاجی ج

ہنسی دل لگی کرنا بہت بُر سی بات ہے سراسر اہیسات ہے اگر کوئی لڑکی کسی بُری بوڑھی  
ہنسی کی تودہ ناراض ہو جائیگی لڑکی ضرور بے ادب کہلائیگی اور جو کوئی جوان کسی لڑکی سے  
یابی بی اپنی لونڈی سے دل لگی اختیار کرے گی وہ پیر کی جوتی سے پیرائیگی رفتہ رفتہ  
اُس نگوری کا دماغ آسمان پر چڑھ جائیگا اسکا مرتبہ خاک میں مل جائیگا اور اگر برابر والی سے  
ہنسی ٹھٹھے تو بھی خواہ مخواہ ایک دن دال روٹی بٹنا رکھا ہو سیکڑون جاسے نہاؤ  
کہ دل لگی کرتے کرتے دوست دلی دشمن جانی ہو گئے ہنسی ہنسی میں سیکڑون گھر کھو گئے :-

## ملفوظ

دل لگی ہوتی ہو فساد کا گھر	اس سے ڈرتے رہو بُرا بھروسہ
دل لگی سب وقار کھوتی ہو	یہ چھپو روں کی وضع ہوتی ہو
سیکڑون کو اس سے دور رہو	ایسی عادت سے تم نفور رہو

پچھٹا سبق بدگوئی اور عیب جوئی کے نقصان میں

امیر زادی میں

آؤ جو ہنسی دل لگی کی قباحتیں تو بخوبی معلوم ہوئیں اب امیدوار ہوں کہ بدگوئی اور  
عیب جوئی کے نقصان بیان فرمائیے :-

## آؤ جوئی

بدگوئی اور عیب جوئی برسی بلا ہے عورت کے حق میں یہ ایک غضب خدا ہے اللہ تعالیٰ  
کل چہان کی بوہٹیوں کو اس سے بچائے یہ عوار عادت اُنکی پر چھائیں تک نہ پائے  
قرآن مجید و حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی کسی کی بدگوئی زبان پر لاتا ہو وہ گویا  
اس نے اپنے ہاتھ کا گوشت کھانا ہے الغرض یہ کینحت عادت سب بُری عادتوں سے  
قرآن اور حدیث میں اسکی بُرائی بھری ہے :-

بیت

کسی کی بدی تو نہ کر عیب ہو کہ اسکا خدا عالم الغیب ہو

قائد ہویٹھی کو چاہیے کہ سسرال کی بُرائی نیکیے میں اور نیکیے کی سسرال میں ہرگز نہ کرے اور ضرر اور دھوکہ کی نگاہی بھجائی میں نہ رہے جو بخت ایسا کر بھی بلا میں پریگی نیک بخت وہ ہو جو دونوں گل کی لاج رکھے دونوں جگہ کی بھلائی اپنی نیک بختی مجھے اور اپنے خاندان کا گلا شکوہ کسی اپنے بیگانے سے کرنا بہت بُری بات ہو باعث ظوگوناگون آفات ہو جس بخت کا یہ کام ہو وہ دونوں جہان میں خراب و بدنام ہو خاوند اگر جہان بھر کا بُرا اور بد مزاج اور نکستو ہو لیکن عورت کو اُسی کا دم بھرنا چاہیے اور ہر صورت میں اُسکی تعریف کرنا چاہیے نہ

### لمو لفظ

بُری دشمن کی بھی ہرگز نہ کرنا  
بُری یہ بات ہو تم اس سے ڈرنا  
یہ دنیا بھر کے عیبوں سے ہو بدتر  
گنہ اس سے نہیں ہو کوئی بُرتر

حکایت حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے فرزند ارجمند حضرت اسمعیل کے دیکھنے واسطے اُنکے مکان پر تشریف لے گئے صاحبزادے کو نہ پایا ہو سے دریافت فرمایا اُنھوں نے ناک بھون سکوتر کے جواب دیا کہ روزی کی تلاش میں جنگل کی طرف گئے ہیں اگر کچھ شکار روکا رملکیا تو لاؤینگے ورنہ شام کو خالی ہاتھ سچلا آتے آؤینگے ملا تو روزی بہترین روزہ ہو حضرت ابراہیم کو اسکا یہ کلام بہت نا پسند آیا اور اپنے دل میں فرمایا کہ عورت بُری ناشکری ہو سرسبز ایون سے بھری ہو ہر شخص سے اپنے خاوند کا گلہ کرتی ہو خدا نہیں ڈرتی ہو اُس سے فرمایا کہ جب تمہارا شوہر آئے تو ہمارا سلام اور یہ پیغام کہدینا کہ اپنے دروازے کی دہلیز بدل ڈالو یہ نہایت خراب ہو ہمارے نزدیک اسکا رکھنا نا صواب ہو فرض جب حضرت اسمعیل وولتھان نے پر تشریف لائے تو نبی سے پوچھا آیا تم نے کہا ہاں ایک جڑھام دوا آیا تھا تم کو سلام کہ گیا ہو اور پھر

کہ تمہارے دروازے کی دہلیز میں فخر ہو اسکا بدل ڈالنا پڑو رہی حضرت اسماعیلؑ  
 یہ بات سنتے ہی فرمایا کہ وہ بزرگ میرے والد ماجد حضرت ابراہیم خلیلؑ آئندے تھے اور  
 میرے دروازے کی دہلیز تو یہ بنائی گئی تھی میرے اطلاق میں کچھ فتور پایا تیری  
 تدبیر کا کچھ رنگ یا اب جھکو تیرا چھوڑنا ضروری ہو میں مجھ سے بے اختیار ہوں تمام نہیں تو  
 ذرا خواب غرگوش سے بیدار ہوا اپنا چائنا و صندوقہ اور خد میں نہ پڑے تھوڑے دنوں کے  
 حضرت ابراہیمؑ پھر بیٹے کے گھر قشریف لائے انکی دوسری بہو بزرگ جان کے بڑی تعظیم  
 و تکریم سے پیش آئیں جو کھانا وقت پر حاضر تھا حضرت کے آگے لائیں حضرت ابراہیمؑ نے  
 پوچھا کہ کوئی تمہاری روزی روزگار کا کیا نقشہ ہو خوش ہو کے جواب دیا کہ آپ کی دعا سے  
 ہر طرح سے فضل خدا ہوا اسکے دیے خائے میں لاکھ لاکھ شکر ہو کہ بے منت و آرزو کسی مخلوق کے  
 حضرت اسماعیلؑ ہر روز شکار کر لاتے ہیں ہم آب زم زم میں پکا کے خوشی خوشی کھاتے ہیں  
 حضرت ابراہیمؑ اپنی بہو کی یہ عادت دیکھ کے بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ جب تمہارا  
 شوہر آئے تو ہمارا سلام کہنا اور یہ مبارکباد دینا کہ اب تمہارے دروازے کی دہلیز بہت  
 تر ہو چکے نہایت محبوب ہو شکر خدا ہی الاؤ اسکی ولداری سے ہر گزہ گز باز نہ آؤ  
 جب حضرت اسماعیلؑ قشریف لائے تب انکی بی بی نے سب حال بیان کیا سلام  
 و پیغام کہ دیا حضرت اسماعیلؑ نے بہت خوشی سے فرمایا کہ وہ حضرت میرے پدر بزرگوار تھے  
 انھوں نے تمہاری سفارش کی ہو دروازے کی دہلیز سے تمہیں کو مشابہت دی ہو پس  
 مجھ کو بدل و جان انکی خسرمان برداری منظور ہو تمہاری خاطر واری ضرور ہو

لکھنؤ

ہر طرح شوہر کی تابعدار ہو

جو کہ عورت عاقل و شبیاری ہو

کر کے اغماض عیب سے دیکھے ہنس

گرچہ شوہر ہو سزا پاشور و شہر

ساتواں سبق خاموشی اور کم گوئی کے بیان میں

## امیر زادی میں

اتوجی بدگوئی اور عیب جوئی کی برائیاں تو پیش کرتی تھیں لیکن جب لڑکی اب امیدوار ہوں کہ کچھ خاموشی اور کم سخن کی فائدہ سے بیان فرمائیے۔

## اتوجی ج

خاموشی عقلمندی کا نشان ہے چڑچڑاہٹ برہنہ کر کے والا محض نادان ہے زیادہ گو عورت ہر وقت وضو کھا کھاتی ہے ہر جگہ ہنسی جاتی ہے اگر بوہٹی اس بات کو عمل میں لائیگی ساس نندوں کے طعنہ کھا لگی ہے۔

حدیث میں آیا ہے کہ بیفائدہ باتیں نہ کرنا اور خاموش رہنا بھی ایک طرح کی عبادت ہے دین و دنیا کے رنج و غم سے وسیلہ نجات و سلامت ہے کیونکہ سب بلائیں بولنے ہی سے پیدا ہوتی ہیں آدمی کو داریں سے کھوتی ہیں۔

## ملفوظ

ہر گھڑی ہر حال میں آتش نشان  
ایک عالم کے کیا دل کو کباب

سنگ و آہن کی طرح ہو یہ زبان  
گھر کے گھر میں کر دینے اسنے خراب

فائدہ جب دو آدمی آپس میں باتیں کرتے ہوں تو ان کے درمیان میں دخل دینا محض نادانی ہے حماقت کی نشانی ہے جو عورت ایسا کرے گی تو کی جائیگی چارے عورتوں میں کھسیانی ہوگی اپنا سانس نہ لے کے رہ جائیگی۔

## اتھو ان سبق نحو سنوئی کے بیان میں

## امیر زادی میں

اتوجی خاموشی کا حال تو بخوبی معلوم ہوا اب امیدوار ہوں کہ کچھ شجاعت بھی اوصاف بھی بیان فرمائیے۔

## اتوجی ج



خوش خوی اور خوش خلقی ایک لعل بے بہا ہو اسکا خریدار جا بجا ہو خوشنویس شخص کا  
 پیارا ہو ایک عالم کی آنکھوں کا تارا ہو خوش خوی بزرگی کا نشان ہو یہ عادت انبیا و اہل  
 پہچان ہو ہنستی پیشانی اقبال و دولت کی نشانی ہو بسور قی صورت منونہ قہر زبانی ہو شخص  
 اسکی صورت دیکھ کے نفرت کرتا ہو اس سے بات کرتے جی ڈرتا ہو جو میان بی بی واپس میں  
 ہنسی خوشی رہتے ہیں ہر جگہ اونکی واہ واہ ہو ہر شخص کو اُن سے ملنے کی چاہ ہو ترش روی  
 کم ہنسی کا نشان ہو زکام چڑھا آدمی مثل شیطان ہو

## لمؤلفہ

خوشگفتہ رو سے ہر کس شادمان  
 خوشے خوش ہو فخر انسان بالیقین

خوش خوش ہوتی ہو مقبول جہان  
 حسن دوست خوبیا انسان بنیں

فائدہ عورت کو چاہیے کہ اپنے خاوند سے ہنس کے بات کرے اگر کوئی کام اپنی مرضی کے  
 خلاف بھی ہو اور تو اُسکے پیچھے نہ پڑے اگر ہر وقت چائین چائین چائے جائیگی اُس  
 بیچارے کی جان صنیق میں بڑ جائیگی جب اُسکی بد خوی سے غاری ہو جائیگا مجبور ہو کے اُس سے  
 ہاتھ اٹھائیگا دھتا بتائیگا بھڑ بھڑائیگی پڑی جاکے تارگی اپنا سر کھائیگی

## لمؤلفہ

ترش و عورت خد کا قہر ہو  
 دے خدا دیدار سے اُسکے امان

خوش بد عورت کے حق میں نہ ہو  
 ہو وہ شوہر کے لیے آزار جان

نوائے سبق سخاوت کے بیان میں  
 امیر زادی س

التوحی آپکی برکت سے خوش خوی کے صفات تو بخوبی لوٹدی کو معلوم ہوئے اب امید آگے  
 کہ کچھ سخاوت کا حال بیان فرمائیے

## التوحی ج

سناوت ایک عجیب صفت ہو کہ جبین ہو اسیپر ہمیشہ خدا کی رحمت ہو سخی ہر جگہ فتح پاتا ہو  
بخیل ہر وقت ترک اٹھاتا ہو بقول شخصے سخی کا ہر جگہ بول بالا ہو سو کم محنت کا ٹھنڈے کا لالہ ہو  
سخی کا ہر شخص بے واسطے ذکر کرتا ہو بخیل کا انسان نام لیتے ڈرتا ہو ۛ

## لمولفہ

سخی لاریب محبوب خدا ہو	سخی پر فضل حق لا انتہا ہو
سخی ہر حال میں ہو شاد و خرم	سخی کی آرزو حاصل ہو ہر دم
سخی کا نام ورد ہر زبان ہو	سخی پر مہربان ہر کس بجان ہو

نبال کہ وہ حاتم سخی نے ہلکے کیا دید یا ہو اور تارون کجست نے ہمارا کیا چسپن ایسا ہو  
جو حاتم کی ہر وقت صفت و ثناء ہو اور تارون پر بخت و تبر آہو صفت وہ اپنی سناوت سے  
سب کے نزدیک نیک نام ہو اور وہ دوسرا اپنی کجوسی کھی چوسی سے ناکام ہو ۛ

## لمولفہ

جو سناوت کرے گا دنیا میں	نیک نامی سے ہو گا وہ مشہور
اور جو کم بخت ہو بخیل کوئی	بخت اسیپر کرے گی خلع و ضرور

روایت سناوت جنت میں ایک درخت کا نام ہو دریا سے رضائے الہی کے  
کنارے اُسکو قیام ہو شاخیں اُسکی خوش خوشی تپے اُسکے حق تعالیٰ کی رضا جوئی پھول  
اُسکے نیک نامی پھل اُسکے خیر انجامی ۛ

## لمولفہ

سناوت واہ وا گیا فوٹال باغ جنت ہو	جو ہو اُسکا گلہبان ظہر و شرف ہو
-----------------------------------	---------------------------------

حکایت اکہ شخص نے چند ہزار دینار حضرت بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی  
دراپا برکت میں بند کر کے آپ نے سناوت کی راہ سے اُسی وقت اللہ ربانے دے  
شدی نے عرض کیا کہ بھوکچہ روزہ کی اظہاری کے واسطے بھی رکھا ہو فرمایا اسوقت

توسب باٹ دیا اب شام کا خرابو :

ملولہ

سناوت جسکی عادت ہو عزیزو

وہی پیارا پیارا ہو خدا کو

دسواں سبق صدقے اور خیرات کے بیان میں

امیر آدمی س

آقوجی اپنی حیرانی سے سناوت کے اوصاف تو سیکرے دل نہایت شاد ہوا اب  
امیدوار ہوں کہ صدقے اور خیرات کا کچھ حال بھی بیان فرمائیے :

آقوجی ج

صدقہ اور خیرات انسان کے واسطے ایک بڑی ڈھال ہو صدقہ دینے والے کا کلمی ج کا  
بال بیکانہیں ہوتا وہ دونوں جہان میں خوشحال ہو اور خیرات کے یہ معنی ہیں کہ آدمی  
جیتے جی ایسا کچھ نیک کام کر جائے کہ دنیا میں اسکا نام رہ جائے جسے خدا سے تو کوئی نہیں  
اور مالاب کھدوائے پل اور سر زمین ہوائے مدرسے جاری کرے مسجدوں اور عبادت خانوں کی  
طیاری کرے بقول حضرت سودا :

نظم

بعد کوئی کرے بخوبی ذکر  
نقش پر آب زلف گانی ہو  
جسکے باعث رہے ہمیشہ نام  
پل و مہمان سراے و مسجد و چاہ

رہ کے دنیا میں کچھ وہ فکر  
یہ لباس حیات فانی ہو  
آگے کرتے تھے آدمی وہ کام  
کرتے تعمیر اہل ملکنت و جاہ

فائدہ تین چیزیں سب بقا سے نام ہیں دنیا میں آدمی کی قائم مقام ہیں :

ایک حسن کمال کا پیٹ بھرنانگوں کی تن پوشی کرنا اگر ہو سکے تو کچھ زمین و مکان یا  
سراے وقف کر جائے کہ اپنے بعد اسکی آمدنی محتاجوں کے کام آئے :

دوسرے خیرات و انہی جیسے کنواں تالاب مسجد، مدرسہ دارالشفاء وغیرہ۔  
تیسرے اولاد و صحت۔ جسکو اچھی طرح پڑھایا لکھایا ہونیک راہ پر چلایا ہو۔  
حکایت ایک ظالم بادشاہ نے قطعی حکم لگایا شہر بھر میں دُھندھو را پٹوایا کہ اگر  
کوئی شخص سب کچھ فقیر کو دیکھا تو اپنا کیا یا بیگا دونوں ہاتھ قلم کروا کے شہر سے نکلوا دیا جائے گا  
اتفاقاً اُسی روز ایک فقیر بھوک کے ہاتھوں سے کمال تنگ آیا۔ مجبور ہو کے ایک سخت  
عورت کے آگے ہاتھ پھیلا دیا۔ اُس نے کہا شاہ جی کیا آپ نے نہیں سنا ہے کہ آج جہان شاہ کا  
کیا حکم لگا ہوا اُسے روکے کہ مائیں سب سنا ہی مگر کیا کروں نا چار ہون تین دن سے  
زرق کا منہ نہیں دیکھا بھوک کے مارے بیقرار ہوں اُس نیک بندی کو حرم آیا  
جھٹ پٹ دو روٹیاں پکا کے فقیر کو کھانا کھلایا اور کہنے لگی کہ اب بادشاہ کے جو جی  
آئے میرے واسطے حکم لکھائے چاہے ہاتھ کٹوائے چاہے سر چارے چلائے مجھے  
ترس آتا ہے مجھ سے بھوکا نہیں دیکھا جاتا ہی ہر کاروں نے اُسی وقت پرچہ لگایا بادشاہ  
پکارا نگوایا فوراً دونوں ہاتھوں کو قلم کیا شہر سے نکلوا دیا اوس بیچارے کی ناری  
کی گردن میں ایک دودھ پیتا، پتا تھا جھگل کی دھوپ میں مارے گرمی کے دودھ  
بہ رہا ہو گیا تو بغیر دودھ کے پھلون پھلون کرتا تھا مارے بھوک کے مرنے لگا  
گرمی کی شدت سے اُس بیچارے کیس بے بس کو تشنگی نے ستایا اُس کف دست  
میدان میں ادھر ادھر تلاش کیا بڑی مشکل سے ایک تالاب نظر آیا باؤ پھکروں کرتی  
وہاں پہنچی جیسے ہی تالاب میں پانی پینے کو جھکی اور کاپانی میں گر پڑا نکالنے کی سوسو  
کھین کھین کچھ بس نہ چلا محض بے اختیار تھی اولاد کی مامتا میں زار و قطار روٹی تھی  
یہ تھی اکبار کی دو آدمی عمہ پوشاک پہنے اسکے سامنے آئے اور دلاسا دے کے پوچھا  
کہ تم کو اس قدر کیوں پریشانی ہو ایسی کون سی آفت ناگہانی ہو اُس نے اپنی سب  
رام کہانی بیان کی جو حقیقت تھی رورو کے عیان کی فوراً انہیں سے ایک شخص

تالاب میں کود کے لڑکے کو صحیح سلامت ہنستا کھیلتا نکال لایا اور اسے نہ اپنا ذرا سائب لگا کے اُسکے دونوں ہاتھوں کو بدستور بنایا پھر اُس عورت سے پوچھا کہ تو نے مجھ کو کیا مانگنا ہے  
کہا نہیں کہا ہم دونوں وہی فقیر کی دمی ہوئی دوروٹیاں ہیں اب تو کچھ نہ گھبرا ہم تیری مدد پر مستعد بدل و جان ہیں یہ

وآہ واہ سبحان اللہ صدقہ و خیرات بھی کیا دقت پر آٹے آتی ہو اُسکے ہاتھ سے  
آئی بلاٹل جاتی ہو صدقہ دیا رد بلا ایسے ہی مقاموں پر آیا یہ پیغمبرِ صاحب نے رست فرمایا ہر جہ

ملفوظ	
محیر دو جہان میں شادمان ہو محیر ہر گھڑی ہو فارغ البال محیر کے دلی مقصد میں حاصل محیر کی شمشاد ہو ہر زبان پر	محیر پر خدرا خود مہربان ہو خدا کا فضل ہو اسپر بہر حال محیر سے ہو خوش ہر شخص کا دل خدا مداح ہو اُسکا مقرر

گیا رھواں سبق انجام اندیشی کے بیان میں  
امیرِ راوی س

آقاجی آپکی عنایت سے صدقے اور خیرات کے فائدے کو بخوبی معلوم ہوئے ہیں  
امیرِ راوی س انجام اندیشی کے فائدے بیان فرمائیے۔

آقاجی س

انجام اندیشی عقل کی ہے ان ہو جو عورت انجام اندیش نہیں ہو نادان ہو  
ہو بیٹی کو انجام کا خیال ہو وہ شہسوار اقبال ہو سارے کنبے میں آبرو دار ہو اپنے  
بیگانے پاس پروس میں صاحبِ دستار آدمی کو چاہیے کہ جتنی چادر ہو اتنی ہی  
پیر پھیلائے ذرا بین بھول نہ جائے جس گھر کی عورت تھوڑی دولت پاکے اثر اہالی  
مارے شیخی کے لئے تیلے اُڑائی ہو وہاں خیر انجامی خام خیالی ہو اُس گھر کا کھانا

والی ہر فضول خرچ آخر کو محتاجی سے ہلاک ہو چار دن کی چاندنی پھر اندھیرا پاک ہو

مؤلفہ

کفت افسوس وہ ملت انہیں ہو  
زمانے سے نہیں ہوتا ہر نالان

عزیز و جو کوئی انجام بین ہو  
سدا بہت ہو وہ شادانِ فرحان

حکایت شہر لکھنؤ میں ایک امیر کی دو لڑکیاں تھیں بڑی کا نام نصیبنا اور چھوٹی کا  
افضل نصیبین بڑی بد نصیب زمانے بھر کی پھوٹ اور حماقت شعار تھی اور افضل  
سب پر افضل گریستی کے کام کاج میں نہایت ہنرمند اور ہوشیار تھی لوگ جب  
چھپنے میں نصیبین کو سمجھاتے کہ بیٹی کچھ کام کرو دو گھڑی تلوا لگا کے کچھ بنا پر و بنا کھو  
نہیں تو سسرال میں نام رکھو اور لگی میکے والو کو بائیں سنا اور لگی تو کہتی تھی کہ ہماری  
بلا سیکھے کیا اللہ نے ہمیں کسی غریب کی بیٹی بنایا ہو کسی گلوڑے اور نے کے یہاں پیدا  
فرمایا ہو ہمارا روپیہ سلامت رہے ہم اپنا زردینگے اور روں سے کام لینگے اور افضل ہمیشہ  
سینے پر رونے جالی کشیدے میں مشغول رہتی تھی گڑبان گڈون کھیل کود کو فضول کہتی تھی  
کہیں کا مانی میں نئی نئی طرح کے بیل بوٹے بناتی تھی کہیں حکپن میں اپنی شعور داریاں  
دکھاتی تھی اسی طرح کھانے پکانے میں ہنرمند اور بڑی اوستادہ جیلی نور محل سے لیکے  
وال کا پنے نک کے کئی کئی طریقے اوسے یا وغرض کہ افضل بہ امر سے وقت کا بھی حلیقہ شعار تھی  
اور نصیبین بڑی خیلا اور مغرور تھی عقلندی سے دور تھی اتفاقاً دونوں کی نسبت  
ایک ہی گھر میں قرار پائی دونوں بیاہ گئیں جہیز میں دولت بیشمار پائی اب دیکھیے  
خدا کا کرنا کیا ہوتا ہو کہ نصیبین کا دولہا بھی بڑا بھونڈا اور مغرور ہو بیوقوف تھا  
اور افضل کا سیان بڑا عالم فاضل عقلندی میں مشہور و معروف تھا انکے مان باپ نے  
جو دیکھا کہ بڑا بیٹا اور بھویو قوفی سے معمور ہیں انجام اندیشی سے کوسوں دور ہیں  
روپیہ پسپا چڑچڑا کے اڑاتے ہیں اور چھوٹا بیٹا اور بھو مفت میں مثل گھن کے

کیہوں کے ساتھ پسے جاتے ہیں انکو یہ انداز نہایت ناپسند آیا دونوں کو علیحدہ کر دیا  
 مال و دولت و دونوں کو تقسیم کر کے بڑھیا بڑھے نے کعبہ شریف کا رستہ لیا یہاں  
 انصیب بن اور اس کے خاوند نے جو دولت و مال بیشمار پایا فضول خرچی کا لگا لگا یا میان نے  
 عیاشی پر کمر باندھی بی بی نے بیوقوفی کی دھن باندھی آج کیا بی بی کی صحنک ست جگا  
 کل کیا جناب امیر کا کوٹھاپرسوں اور کچھ واسراف ہی اسی طرح خوب گلچھڑے اور اُڑے  
 منہ خورون نے احمق بنائے خوب ہتے لگائے تھوڑے دین مین جو مال تھا  
 سب اُڑا دیا مغلی نے آکے مچر کیا اور افضل کو جو اتنی دولت ہاتھ آئی اُس نے  
 میان کو سوداگری کی صلاح بتائی اُس نے تجارت کا اسباب خرید کے مسافرت کی راہ لی  
 قندہار پہنچے یا وری کی ایک ولایت میں پہنچا یا وہاں کے بادشاہ کو اُس کا مال پسند آیا  
 منہ مانگی قیمت دے کے خرید فرمایا جب اُس نے اُس مال میں خاطر خواہ نفع پایا غلندی  
 اُس ملک کی عمدہ و چیرین خرید کے اپنے شہر میں لایا میان آکے اُس میں بھی بہت  
 شغف پائی تگنے جو گنے کی فوٹ آئی اور یہاں بی بی نے میان کے پیچھے یہ ہنر مندی کیا  
 کہ سو سو دو دو سو کی کاروائی اور چکن کے دوپٹے اور انگری کھے اور پچاس پچاس روپوں کی  
 ٹوپی کا ٹھکے رکھ دی میان کو بی بی کی شور و آرمی نہایت پسند آئی بہت تعریف فرمائی  
 غرض دونوں نے اپنی عقل مندی سے بہت سامان جمع کیا ایک بڑا علاقہ خرید لیا  
 امیر کبیر ہوئے صاحب عرق و توقیر ہوئے عمدہ عمارت مکان اور مسجدیں اور مدرسے بنائے  
 سیکڑوں داراشفا اور خیرات خانے مقرر فرمائے۔ اور دھر نصیب بن اور اُس کا میان  
 جب مغلی سے نہایت حیران ہوئے قانون کے مارے ہلکان ہوئے بہت گھبرائے  
 افضل کے گھرانے انقبض کو بڑی بہن اور بیٹھ کی یہ تباہ حالت دیکھ کے روزانہ  
 آنکلی نادانی پر افسوس کھایا اور کہا باجی جان اسی دن کے واسطے امی جان  
 سمجھاتی تھیں انجانہ اندیشہ فرماتی تھیں مگر اسوقت کچھ آپ کے خیال میں نہ آتا تھا

کیا پھل یا خیر گزشتہ رات اب کچھ فکر نہ کیجے جو آپ کے غلاموں کو درکار ہو  
یہ سب گھر بار کس کا ہے آپ ہی کی جوتیوں کا صدقہ پر غرض افضل نے بخوبی انکی  
مدد ارات کی فقر و فاقے سے انھیں نجات دی ہے

### مکمل

غرض اس خام مینی بھی جو کیا تار	وہ جو ستا زبوا بنام مین ہر
وئے کم سخت غفلت وہ بلا ہو	کہ غافل غرض نقصان سے ہو
محبوب عمر غفلت میں نہ گھوٹا	کبھی اس خام سے غافل نہ ہوتا
بارہواں سبق زیا وہ سوئے کے نقصان میں	

امیر زادی اس

آقاجی اپنی حیران کن رستہ اس خام اندیشی کے فائدے سے بخوبی دریافت ہوئے  
اب امید داری کہ در ایداری اور وشیاری کی خوبیاں اور زیادہ سنے اور غفلت کی  
بہرائیاں زبان مبارک سے بیان فرمائیے

### آقاجی ج

ہو شیاری اور بیداری بھی انسان کے حق میں کسیر ہو وشیاری اور بیداری  
و توقیر ہو غافل ہو غرضی و شک کن تھا تا ہر جگہ نقصان انشا تا ہر زیادہ سوئے  
و دولت کو گھٹاتا ہو اقبال کو نحوست کی چادر اوڑھتا ہو یہی کم بختی کا لہجہ  
زیادہ سوئے والی عورت نیستی خوری ہر بسر ہو

حکایت شہر گھنٹو محلہ سبزی منڈی میں ایک عورت بخیر ہوئے کے سوتی تھی  
نیزد میں اسکو اپنے بدن تباہ کی خبر نہوتی تھی ایک روز انکے میان کہیں باتیں  
گئے بی بی سے تاکید کر گئے کہ خبر وارجی غافل نہونا گھوٹے پیچ کے نہ سونا بی بی نے  
کہا ہمارو میں ہوشیار ہوں کچھ تمھارے کرنے کی حاجت نہیں ہو میں خود



خبردار ہوں میان تو اور دھڑ گئے بی بی نے چادر اتان لیا بیخبر ہو کے سونا سحر و نیا  
چورون نے جو کسی کی آہٹ نہ پائی دیواریں سیند لگائی سارا گھر اچھی طرح  
موسا کوئی نہ نہنگا جسے کہ بی بی کے سب گھر سے اور مار سیلے سے لہو کے اپنے گھر سے  
چل دیے صبح کو بی بی کی جو آنکھ کھلتی ہو تو کیا دیکھتی ہیں کہ تنگی مادر زاد پڑی ہیں  
گھر سارا جھنڈا ہوا ہر کچھ اسباب خانگی نظر نہیں آتا ہر کچھ بن نہ آئی پانگ کی چادر  
اٹھا کے تھکیتانی ملے والوں کو پکارنے لگی بے فائدہ چرخین مارنے لگی سب  
اہل محلہ جمع ہوئے اور دھڑ دھڑ لوگوں کو دوڑایا چورون کا کچھ چٹانہ پایا ہوا

## ملفوظ

بیخبر سونا نہایت ہو بڑا سخت ہوا انجام ہوا اسکا لکھا  
بیخبر ہر وقت رہنا ہوا دل بیخبر کو کچھ نہیں دین ہونا مصل

فائدہ عورت کو چاہیے کہ صبح نو کے ٹوٹنے اٹھ کے گھر بابا کا کام کاج کرے  
ڈیڑھ پہرون چڑھے تاک پانگ پڑی نہ رہے

## ملفوظ

صبح کا سونا ہو ہوا سونیکلام بیستی آتی ہو اس سے لاکلام

تیرھواں سبق صبر کے بیان میں  
امیر زادہ سیاس

اتوچی بیداری اور ہوشیاری کے فائدے تو معلوم ہوئے اب امیدوار ہوں کہ  
کچھ صبر کا حال بیان فرمائیے

## اتوچی ج

صبر کلید فرحت و سرور ہے صابر سدا رنج و الم سے دور ہے صبر بلا سے چھڑاتا ہے  
منزل مقصود کو پہنچاتا ہے قرآن شریف میں آیا ہے کہ صابر کا اللہ بابر ہو آخرت

## اسکا اجڑی شہداء ہونے پر

لمؤلفہ

صبر بھی ہوا وہ کیا خوب چیز  
ہر دو عالم میں ہر صبر پر توان

اُدھی کو صبر نہ کرتا ہو عزیز  
ہو نہ اس صبر پر وہ اک صبر بان

فائدہ صبر کہ یہ صبر میں کہ جو مصیبت پیش آئے جمیل جائے واویلا نہ چلائے  
حالت شکایت نہ بان پر نہ لائے وہ

لمؤلفہ

کہ نہ ہو نگاہیں گئے کہ انسان  
کہ رنگا دور سب اندر وہ جانی  
مراوین دو جہان کی دیگا مبعود

جو سختی آئے ہونا مت برسان  
نہ اٹھ کر یگانہ مہربانی  
برائے تھے تھارے دل کے مقصود

حکایت ایک بی بی حسین کہ انکو ایک بار گی جبری چندیار یون نے سٹایا  
چھ برس تک پہچان چھوڑا فردے سے بدتر بنایا دیکھنے والوں کو انکے حال پر رحم  
آتا تھا دیکھ کے آنسو ٹپاک پڑتے تھے دل لرز جاتا تھا مگر وہ بی بی ہمیشہ ہنسی خوشی  
الحمد للہ اللہ کے جاتی تھیں بیماری کی شکایت نہ بان پر نہ لاتی تھیں اگر کوئی پوچھتا  
کہ بی بی کیا ہو تو غمخوئی تمام فرماتی تھیں کہ ہر نوع شکر خدا ہی لوگوں سے کہا کہ کیا  
آپ کو ان چار یون سے تکلیف نہیں ہو فرمایا کہ صبر کے ثواب کی خوشی میں میری  
کچھ حالت عجیب ہو دل باغ باغ ہو شادی مرگ عنقریب ہو

لمؤلفہ

وہی ہو سب سے بہتر نیک عمر

جو راضی ہو دلا اسکی رضا پر

حکایت ایک امیر زادے کے انتقال کیا باپ نے مارے عمر کے چھوٹے  
مارنے صبر اختیار کیا ثواب آخرت کمالی کو امیدوار کیا گریباں کے

غم میں ڈار صہن مار مار کے چلاتا تھا دیواروں سے سر کو ٹکراتا تھا بی بی مرچند بھائی تھی  
گمراہیت کے جوش سے ایک بات اُس کے خیال میں نہ آتی تھی باوجود کہ پانچ روز کا غصہ ہی  
گزر گیا مگر امیر و ایسا ہی بیقرار تھا زندگی سے بیزار تھا مکان کے صحن میں ایک بت چھا  
پائین باغ تھا بہشت برین کو اسکا داغ تھا ہر چمن گاردار بر تنختہ سدا بہانہ سید کی  
بی بی نے کہا کہ اچھی رنج کرنا فضول ہو بھلا اس سے کیا حصول ہو اللہ کی مرضی ڈراؤ  
کرنا چاہتا ہوں مالک کی رضا پر راضی رہنے ہی میں کچھ بھلا ہو ذرا چلو باغ میں ٹہل آؤ  
بہت غم نہ کر دوں بھلاؤ غرض بزرگ دوستی میان کو چمن کی طرف لے آئی جو یہی خوب  
بھولی تھی اسکی بہار دکھائی میان نے ایک پھول توڑنے کا ارادہ کیا بی بی نے  
ہاتھ روک لیا اُس نے تیوری چڑھا کے بی بی کے ہاتھ کو جھٹکا اور ایک پھول توڑا  
بی بی نے کہا کہ کیوں جی تھنے چپاری جو یہی کا پھول ہیرہ ہو کے توڑ لیا ذرا بھی خیال کیا  
اور تمہارا پھول جو تمہارے باغبان یعنی خدا سے تمہارے لئے توڑا تو تھنے کیوں اُسکی  
رضا سے منہ ہوا جس طرح ان درختوں کا انسان ہونے والا ہو نگہبان ہو اُسی طرح  
ہم درختوں کا حق تمہارے باغبان ہو جب انکا پھول توڑنے میں ہم لوگوں کو درد  
فہمین آتا ہو پس جو باغبان حقیقی نے تمہارا پھول توڑا تو کیوں نہ بر نہیں کیا جاتا ہو  
امیر کو یہ بات پسند آئی غم سے نجات پائی :-

لمؤلفہ	
بس یہی قول شیفتہ کا ہو ہا سو اُسکے اور سب ہو ہوس	صبر سختی میں سب سے اولے ہو جو کہ حق اُسی میں خیر ہو بس
<p>یہ جو دعوان سبق توکل کے بیان میں امیر زادہ ہیں</p> <p>آؤ جی صبر کی بزرگی تو آپکی کرم فرمائی سے بخوبی دریافت ہوئی اب اسے ہر</p>	

کہ کچھ توکل کا حال بیان فرمائیے

### اَلتَّوَكُّلُ ج

جو آدمی دولت توکل سے مالا مال ہو وہ بہر حال خرم و خوشحال ہو خدا اسکے سبب کام بناتا ہو وہ کسی طرح تکلیف نہیں اٹھاتا ہو اور توکل کے یہ معنی نہیں ہیں کہ تیرا سرت ہاتھ اٹھائے سینے پر رونے محنت مزدوری سے باز آئے بلکہ یہ ہیں کہ جو آسائش یا تکلیف پیش آئے اسکو من جانب اللہ جان کے کچھ نہ کہنے نہ مناسی میں خاوند کی جان نہ کھانے اور بچا رسے کو کیرا نہ بنائے بلکہ یہ کہے کہ کچھ وجہ حلال سے میسر آئے تو گھر میں لانا حرام چیزیں ہاتھ نہ لگانا ہمو حرام کی کمائی ناگوار ہو توکل ہی بہتر ہو تو کھانے کا خیال پاک پروردگار ہو

حکایت ایک بزرگ کہین کے سفر پر تیار ہوئے اپنی بی بی سے پوچھا کہ تمکو کس قدر خرچ کی ضرورت ہو اس بی بی نے کہا کہ چلے یہ بتلائیے کہ میری زندگی کی کس قدر ضرورت ہو ان بزرگ نے فرمایا کہ زندگی کا حال کسکو معلوم ہو بی بی نے کہا کہ پھر رزق بھی ضروری ہو چمکتا ہو جو مقسوم میں ہو روزی رسان ہمارا پروردگار ہو آپکو فکر کرنا بیکار ہو آپ جلدی سدھارین کچھ ہمارے کھانے پینے کی فکر میں وقت نہ گذارین ان بزرگ کو بی بی کی یہ تقریر نہایت پسند آئی بی بی کی توفیق فرمائی شکر خدا کیا منزل مقصود کا رستہ دیا دوسرے دن انکی ایک ہمسائی نے پوچھا کہ بی بی کھڑکی والی آپکے میان باہر سدھارے آپکو کھانے کے واسطے کیا دیگئے ہیں اس بی بی نے کہا کہ بی بی ہمسائی روزی دینے والا تو ہمارا خاوند گار ہو خاوند بچا رسے کا اسمین کیا اختیار ہو اور خدا ہر وقت ہمارے پاس ہو پھر تمکو کیا خوف دہراں ہو

### المؤلف

تھیں دیگا روزی خداوند گار

توکل کر و مہیو اختیار

رہو اور سکی مرضی ثابت قدم	انہو کا کہی تسکو سنج والم
---------------------------	---------------------------

پندرہواں سبق رازداری اور عیب پوشی کے بیان میں

امیر زادی

آؤ جی آپ کے قصد سے توکل کی خوبیاں تو بخوبی سناؤم ہوں میں اب امیدوار ہوں کہ رازداری اور عیب پوشی کے فائدے اور پردہ درمی کے نقصان بیان فرمائیے۔

آؤ جی ج

عورت کو چاہیے کہ اپنا اور اپنے خاوند کا بھید چھپانے چاہے جان جائے اگر ایسا بھید کسی کو نہ بتائے جو ہو بیشی اس بات کو عمل میں لائیگی اچھا پھل پائیگی اور چھپو رہی چوک جائیگی بیشک زک اٹھائیگی۔

المواضع

بات کدینا نہیں ہو خوب بات  
حر سے گدراؤ نہ تم انداز کو

راز کو اپنے چھپاؤ ٹیکڈات  
بیشیو ہو و چھپاؤ راز کو

قرآن شریف میں آیا ہے کہ میان بی بی الیہمین ایک دوسرے کے پردہ دار ہیں اور جیسے نہوں وہ دونوں جہان میں ذلیل و خوار ہیں۔

المواضع

اپنے شوہر کی رہیں وہ پردہ دار  
پردہ داری سے کبھی غافل نہوں  
اس میں کیا شک بات یہ لاریب ہو

عورتوں کو چاہیے ای ہو شیار  
عیب شوہر کے اگر ہوں سیکڑوں  
عیب شوہر بھی انھیں کا عیب ہو

حکایت ایک نان بانی اپنی بی بی کی آزمائش پر آیا جھوٹ موٹ یہ بات بہانہ پر لایا کہ آج میں جاتا ہوں فلا نے دشمن کا سر کاٹے لانا ہوں خیر دار تو اس بات کو کسی نے نہ کہنا کہی ہی تجھ پر افتادہ ہے مگر چھپائے رہنا اسی طرح بہت سادہ اور کیا

عورت نے خدا و رسول درمیان میں دیا پردہ داری کا اقرار کیا مرد باہر سے جا کے ایک بکرے کی سری خون میں بھری رومال میں باندھ کے لے آیا اور اپنی بی بی کو وہ بندھتا ہوا رومال دکھایا کہ دیکھ یہی دشمن کم نجت کا سر ہو اسکو جلدی کہیں گاڑ دوں ورنہ جان کا خطر ہو اور سری کو مع رومال زمین میں دفن کر دیا اُس جگہ کو رفع شک کے واسطے لیسپ پوت کے برابر کیا اتفاقاً دوسرے روز درمیان بی بی میں کچھ پکارا ہوئی میان نے بی بی کو ایک طمانچہ مارا اُس بے حیائے ہاسے واویلا مچائی محلے والوں کو پکچا کہ دیکھو میرا خاوند پڑا ظالم ہو کل ایک آدمی کا سر کاٹ کے گھر میں گاڑا ہوا اسکو گرفتار کرنا لازم تھا نے والوں نے جو یہ بات سنی سب کھم کھما کے گھر میں گھس آنے تلاشی لی ایک بکرے کی سری گڑھی ہوئی نظر آئی خود عورت جلساڑی کی علت میں مجرم قرار پائی پردہ داری نے اسکو خوب مزہ چکھایا تمام عمر کے واسطے قید خانے میں بٹھایا عمر بھر پڑی وہاں سڑاکی کسی نے اُس مردار کی خبر بھی نہ لی ہٹ

## ملفوظ

کیا بُری عادت ہو یہ پردہ داری جسکو کچھ بھی ہو ذرا عقل و شعور پردہ داری خوبی انسان ہو پردہ درد و لون جہان میں خوار ہو پردہ در کی ہو مذمت چار سو	آدمیت سے یہ کرتی ہو بری اُس سے کرتا ہو حذر وہ چرند و پردہ در فی الواقع شیطان ہو پردہ در سے ہر کوئی تیز ار ہو پردہ در کی خاک میں ہو آبرو
--	---

سولھوان سبق رعایت حقوق کے بیان میں

امیرِ آدمی

آج کی اپنی شفقت سے راز داری اور پردہ داری کی خوبیاں تو اچھی سمجھ

معلوم ہوئیں اب امیدوار ہوں کہ تھوڑا رعایت حقوق کا حال بھی بیان فرمائیے بد

### آلوچی ج

عورتوں پر آنکے شوہروں کے حقوق بیشمار ہیں وہ انکی مثل لونڈی کے تابع اور ان جہان تک انکی خدمت بجان و دل بجالائیں سزاوار ہی کیونکہ خاوند مجازی خاوند گاہی عورت کو چاہیے کہ جس بات میں شوہر خوش ہو اُس میں اپنی خوشی ظاہر کرے اسکی مرضی سے باہر قدم نہ دھڑے جو کچھ خاوند کو پس آئے بوجوشی و خرمی تمام اُسکو اپنے قصرت میں لائے زیادہ روپیہ کی ہوس نہ بس خراب ہو جان کا عذاب ہر پیشہ نہانے و صوفے پاک صاف رہے ایسا نہو کہ اُسکے میلے کچیلے پن سے خاوند کا دل بھگے اور کراہت کرے اور خاوند کے ادب و لحاظ کو کسی حال میں بھول نہ جائے ہر گزیر گز کلمات سخت زبان پر نہ لائے جیسے بعض بیہودہ بد تیز کہا کرتی ہیں کہ تیر سی کیا اصل و حقیقت تیر سے راج میں مجھ کو کون سی عیش و عشرت ہو کون سے جھٹے بھلاتی ہوں کیا گلچتر سے اور ثانی ہوں - ایسی باتوں سے مرد کا دل پھٹ جاتا ہو کوسوں ہٹ جاتا ہو جو مان باپ کی بیٹیاں لاج و شرم والی ہیں وہ سرخ و مصیبت جھیل جاتی ہیں کہ حرفت زبان پر نہیں لاتی ہیں اپنی جان پر کیل جاتی ہیں بد

حدیث پیغمبر صاحب نے فرمایا ہو کہ جس عورت سے اُسکا خاوند ہیرا ہو اُسپر رب کریم کی ماری ہو قیامت کے دن پکڑی جائیگی و فرخ کی سختیاں اُٹھائیگی بد

### لمو لفظ

جو رہے شوہر سے باعجز و نیاز  
ہو وہ بیشک مالک خلد و جنان

فرقہ نسوان میں دھڑسہ فرزان  
اپنے شوہر کو جو رکھے شادمان

حکایت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ایک دن حضرت بی بی فاطمہ خاتون جنت کے گھر تشریف لائے صاحبزادی کو لول پایا جوش محبت سے ہنسنار فرمایا حضرت بی بی نے

آبدیدہ جو کے عرض کیا کہ بابا جان آج مجھ پر حضرت علی درگرم اللہ وجہہ کی خطی ہو دیکھیے  
 کیا خدا کی مرضی ہو پھر صاحب نے فرمایا کہ میری جان جی طرح بنے علی کو راضی کرو انکی  
 ناحوشی سے بہت ڈر رہی تھی جس عورت کا خاوند اس سے خشنود ہو دونوں جہان میں  
 اسکی بہبود ہو ایسی جو نیک نخت عورت اس نیک نیت سے چرخا کاتے کہ شوہر کے  
 کپڑے بنیں لاریب اسکو ہشتی ملے پہننے کو ملین اور اسکے سوا سات سو نیکیاں اور بچی انعام  
 پائیگی جنت کی بیبیوں میں نیک نام کلائیگی ایسی بیٹی اگر خاوند بیمار ہو اور عورت کا دل  
 درکار ہو بلا تامل حوالہ کرے دونوں جہان میں اپنا تنہا اور جالا کرے جان و دل کیا  
 مال ہو خاوند کے حق سے اور ہونا محال ہو

## المؤلفہ

ہو سکے جہین اور کوشش کرو  
 خاص ہندی ہو وہی الہی کی

حق شوہر ہو بہت اور عورت تو  
 اپنے شوہر کو جو رکھتی ہو خوشی

## سترھواں سبق حمیت کے بیان میں

## امیر زادی س

آتو جی آپکی جوتیوں کے صدف سے رعایت حقوق کی کیفیت تو بخوبی معلوم ہوئی  
 اب امیدوار ہوں کہ کچھ حمیت کا حال بھی زیب بیان فرمائیے

## آتو جی ج

حمیت جو ہر شرافت پر ہے حمیتی مقتضائے رذالت ہو جو عورتیں باحمیت ہیں وہی  
 خلاصہ آدمیت ہیں بہ سبب بایگاہ صمدیت ہیں اور حمیت کے یہ معنی ہیں کہ اگر خدا نخواستہ  
 کسی پر دقت پڑ جائے تو وہ اپنی گامی جہد بیٹنے پر وٹے وغیرہ سے کہا کہ کھائے نامحرم  
 اپنا منہ نہ دکھائے کسی کے آگے ہاتھ نہ پھیلائے عزت و آبرو سے گھر میں بھیجے ہے حق تعالیٰ  
 اپنی حمیت کسی سے شکے اپنا پردہ فاش کرنا نہایت برا ہے جسکی بیکسی محض نامزد ہو



حکایت جناب امیر سے ایک عورت نے سوال کیا کہ یا امیر المؤمنین سوال  
آپ نے فرمایا کہ بے حیثی ایک بیماری ہو اور مانگنا جان کنڈنی ہو اور نہ پا دامت ہو

## المؤلفہ

بے حیثی بہ و قرہ سار عالم کے حضور  
جامیخت غنجر ہوتا ہو امی اہل شعور

حکایت شہر شاہجہان پور میں خدا بخشے عبدالستار خاں صاحب بڑے آبرو دار تھے  
خاص و عام کے نزدیک صاحب وقار تھے انھوں نے اور انکے صاحبزادے نے انتقال کیا  
دو ساس بیویں اور ایک لونڈی رکھی ان عصمت والی بیویوں کا یہ دستور تھا کہ تمام دن  
جرخاکا تسی تھیں پچھلین بناتی تھیں شام کو لونڈی میرے تیرے گھڑ کر بیچ لاتی تھی اُس میں وہ بیچا رہا  
کھاتی پکاتی تھیں جو کچھ لپس انداز ہوتا تھا اسکا کپڑا بناتی تھیں الغرض اسی طرح  
گذر کر تھیں با عزت و آبرو و بسر کرتی تھیں جب ساس بیویں کسی عزیز قریب کے  
گھر جاتی تھیں بڑی آن بان سے رہتی تھیں مفلسی اور محتاجی کو سیر چشمی کے پردے سے  
چھپاتی تھیں لوگوں کو انکے حال پر تعجب آتا تھا ہر شخص صد آفرین زبان پر لاتا تھا  
ایکبار احمد خاں صاحب نے کہ بڑے ذی قدرت تھے اور واسطہ رشید قرابت تھے  
عید کے دن پارمن پختہ فطرے کے گھون سکین تصور کر کے انکے گھر بھیجے خدا بگارنے  
آگے دروازے کی گڈی کھٹکھٹائی لونڈی باہر نکل آئی خدا بگارنے لونڈی سے کہا  
کہ احمد خاں صاحب نے یہ فطرے کے گھون تمھاری بی بی کے واسطے بھیجے ہیں لونڈی نے  
اندر جا کے یہ حال بیان کیا وہ بی بی حیثت والی ناراض ہو کے بولی کہ خدا بگار سے چا  
کدے کے گھون پھیر لچائے اور اپنے میان سے کدے کے اسکو بیچ کر ابھی بی بی کے  
کپڑے بنائیں یہ آج انکے دل میں کیا خطہ سما یا ہو انھوں نے ہمارے دشمنوں کو محتاج  
تھرا یا ہو ہم بیوہ ہیں تو کیا ہوا مگر فضل خدا ہمارے شامل حال ہو وہ بیچا رہے ہیں  
کیا دیگے اپنا کچھ تو پہلے بنائیں لکلی کیا مجال ہے یہ باتیں سن کے خدا بگار کان دیا

پلٹ آیا احمد خاں صاحب کو سارا حال کہ سنا یا وہ اپنے کیے پر پشیمان ہوئے اُن مردانی عورتوں کی حمیت کے ثنا خوان ہوئے اللہ اللہ کیا باہمت اور باجمیت عورتیں تھیں کیونکہ نہ شریف زادیاں ایسا ہی عمل میں لاتی ہیں یہ کیا بات ہے اس سے بڑھ بڑھ کے کرجاتی ہیں؟

## لموافہ

تو کمند و حمیت حمیت حمیت  
وہ ہی صاحب جاوہر باشان شکست

شرافت کا جو ہر اگر کوئی پوچھے  
حمیت کا خلعت خدا جس کو بخشے

اٹھا رہو ان سبقِ حسد کے بیان میں

امیر زادی س

آقوجی حضور کی برکت سے حمیت کے اوصاف تو معلوم ہوئے امیدوار ہیں کہ  
تھوڑا سا حسد کا حال بیان فرمائیے؟

## آقوجی ج

حسد آدمی کے واسطے ایک بڑا آزار ہے حسد پر خدا و رسول کی پھٹکا رہی حسد کو کوئی فرد بشر نیک نہیں کہتا ہو اس کے گلے میں سارے جہان کی نفرین کا طوق رہتا ہو و کبھی آرام نہیں پاتا ہو اور دن کے چین و آرام دیکھ کے دل ہی دل میں جل جل کے خاک ہوا جاتا ہو؟

## بیت

سرخ حسد ہے جان ہے جیتا کہ جاں میں

حسد کو ایک دن نہیں صحت جہان میں

حسد سے خدا ہی بچائے وہ پورا شیطان ہے بے فیصل آل رسول اس کی صورت خواب میں نہ دکھائے حسد وں کی مذمت سے قرآن و حدیث سمور ہے جہان و کھو وہاں اُنکی پیرائی مذکور ہے حسد حصول مراد سے شاد کام نہیں ہوتا ہے تمام عمر یاوسی سے اپنی تہذیب کو روٹا ہے کیونکہ وہ بدگمان خدا کا عدو ہے اس لیے سرخ حسد میں بہت تلا اور

سب کے آگے زرد رو ہو حدیث شریف میں آیا ہے کہ حسد نیکوں کو اس طرح کھاتا ہے جو سطح  
آگ کا شعلہ کھانس کو جلاتا ہے یہ

### لمواعظ

حسد بڑھ کے نہیں کوئی جو بد یارو  
فرشتہ خویون کو شیطان سد بنا تا ہو  
ہر اقرار کر دے اس سے اقرار کر دے  
جو جتنی ہیں انھیں آگ میں جلاتا ہے

اوپر سوان سبق اصباح متفرقات میں  
امیر نزاری س

آتو جی میری کیا مجال ہو جو آپکی مہربانی کا شکریہ ادا کر دے کہ آپکی بدولت کی کسی سی  
مفید باتوں سے لونڈی کو آگاہی حاصل ہوئی اب امیدوار ہوں کہ چند نصیحتیں تفرقات  
جو میرے حق میں نہایت فائدہ بخش ہوں ارشاد فرمائیے یہ

### آتو جی ج

بہن نصیحتیں تو سیکڑوں ہیں اگر آدمی حضرت خواجہ خضر کی عمر بھی پائے تو بھی  
انکی تفصیل سے عاجز ہو جائے مگر میں چند وہی باتیں بیان کرتی ہوں جو نہایت ضروری  
نصیحت غم اور خوشی کی زیادتی آدمی کو ہلاک کرتی ہے چہن اور آواز نہ کرے  
خاک کرتی ہے یہ

نصیحت خاوند کی نافرمانی عورت کے لیے بے جا ہے نافرمان عورت کا  
شیطان پیشوا ہے

### لمواعظ

خدا کے حکم سے شیطان نہ ہو کیا انکار  
اسی سے ایسکے گتین پر غصتی کا مار

نصیحت کاموں میں جلدی اور سستی محبوب ہے ہر امین تو سطلے محبوب ہے یہ  
نصیحت اپنے آپ کو عقلمند تصور کرنا محض نادانی ہے اسکا انجام میرانی و پشیمانی ہے

المؤلفہ

اپنے کو دانا وہی جانتا ہے کہ جو احمق سے سر اسر بھرا ہے

نصیحت دنیا کے مال و دولت پر غور کر کر ماحولت ہے یہ کمظنون کی عادت ہے

المؤلفہ

مال دنیا پر نہ کر ہرگز غور ہے یہ کمظنی کا طرز اسے باشعور

نصیحت اپنی تعریف میں کے خوش ہونا خلاف دانائی ہے عقلا کے نزدیک خود ستائی سر اسر جیانی ہے  
نصیحت خوراک و پوشاک ایسی نہ اختیار کرے کہ جسمین بہنا جائے وہی  
چلے کہ ہر کس و نا کس کو پسند آئے

نصیحت کھانے پینے سونے جاگنے وغیرہ کے اوقات مقرر کرنا ضرور ہے ورنہ

تندرستی میں فتور ہو

المؤلفہ

منضبط اوقات کو رکھو ورنہ ہوگا تندرستی میں فتور

نصیحت کوئی خیر قرض لینا ناروا ہے قرضداری ایک بلا ہے جاگلہ ہے

المؤلفہ

لینا نہ بھی قرض سہافت ہے عزیز ہے بڑھ کر نہیں اس سے کوئی آفت ہے عزیز

نصیحت آزمودہ کو آزمانا نادانوں کا کام ہے جس سے ایک بار نقصان اٹھایا ہو  
دوسری بار اس پر اعتماد کرنے کا بڑا انجام ہے

ایسی جیت نصیحتیں جن کا عمل میں لانا خاص غورتوں کے نزدیک ہے جب ہے

نصیحت غصے میں آکر اپنے تئیں کو سنا ناروا ہے بھلا کوئی بھی بغیر اجل لئے مرے

یہ بات سمجھتی لاتی ہے موت کے بانوں میں تھیں کامزہ چکھاتی ہے  
نصیحت ناراض ہو کے اپنے خاوند کو کو سنا کم بختی کی ماریوں کا شعار ہے جب کی

یہ عادت ہو اُس عورت کے سر پر شامت سوار ہو ۛ  
 نصیحت سائل کو جھڑکنا بہت بُرا ہو اس بات سے خدا خفا ہو جب کوئی محتاج  
 سائل ہو اگر موجود ہو حاضر کرے ورنہ نرمی سے پھر مانگے کہے ۛ  
 نصیحت ہوتے ہوئے ناشکری نہ کرنا چاہیے نہیں تو جیسا کہتا ہو ویسا ہی  
 ہو جائیگا اپنا کیا پائیگا ۛ  
 نصیحت ہر وقت بڑی چیز اٹھانا چھوٹی سچی قسمین کمانا اچھا نہیں ہو اسکی  
 بُرائی کہیں سے کہیں ہو ۛ  
 نصیحت کسی شخص کو کوئی چیز کھاتے پیتے دیکھ کے لسان سے سبکی نظروں میں  
 حقیر ہو جاتا ہو ندیدہ اور نظر نہ کیا کہلاتا ہو ۛ

## ملفوظ

شیفۃ کی نصائح جو عمل میں لائیگا | دو جہان میں بہر ادین اپنی مہر پیارے

میسواں بہین علم کے بیان میں  
 امیرزاوسی

اگرچہ آپکی لطافت فرمائی کی کس زبان سے تعریف کروں کہ آپکے طفیل  
 تہذیب اخلاق کے مراتب بخوبی معلوم ہوئے اب امیدوار ہوں کہ کوئی ایسی بات  
 بتلائیے کہ جسکے حاصل کرنے سے یہ سب باتیں آسانی دریافت ہو جائیں ۛ

## اگرچہ ج

یہ سب باتیں علم کے ذریعے سے آسانی تمام حاصل ہو سکتی ہیں کیونکہ ان سب باتوں کا  
 علم ہی پر دار ہے جو عالم ہو وہ ہر امر سے واقف کار ہو علم انسان کو راہ نیک بتاتا ہو  
 بُرائی اور گمراہی سے چھوڑاتا ہو جو عورت دولت علم سے مالا مال ہو دین دنیا میں  
 صاحب عزت و اقبال ہو یکے بعد دیگرے عزت و حرمت پاتی ہو ہر جگہ سب سے پہلے

ہو چھی جاتی کہ اکثر عورتیں علم کے ذریعے سے تمام خلق میں ممتاز بنیں مردوں پر فراتر بنیں  
خیال کرو کہ رخصتیہ بیگم شمس الدین بادشاہ کی بیٹی نے بسبب علم اور ہوشیاری کے  
سلطنت کے تحت سلطنت پر جاوس کیا بھائی کو باوجود اسکی حقیت کے خارج کر دیا  
رغایا نے بھی اسکو عقل نہ جا کر بادشاہ بنایا اسے بھائی نے اپنی جہالت اور غفلت کا  
کیا کچھ پھل پایا بجز حسرت و افسوس اور کچھ ہاتھ نہ آیا یہ

ملکہ الریتہ نے ۱۵۵۷ء میں تخت انگلستان پر جاوس فرما ہو کے علم ہی کی وجہ سے  
کیا کچھ نام حاصل کیا اگلے بادشاہوں کے نام کو لوگوں کے دل سے بھلا دیا عالموں و مصلوں  
کی کیسی قدر وانی کی علم و کمال کو کس درجہ ترقی بخشی کیسے کیسے اس کے عہد میں فوٹون  
استاد ہوئے تھے فن مثل فلسفہ جدید وغیرہ ایجاد ہوئے علم کی برکت سے اسکی  
مستقل مزاجی اور بیدار مغزی اور انجام اندیشی انگلستان کے سب بادشاہوں سے  
چار چند مشہور ہو تواریخ کی کتابوں میں جا بجا اسکا حال بطور ہو سب سے بڑھ کے  
آئے یہ بڑا کار کیا کہ انگلستان کے بادشاہان شہین کی قرضداری کا بار اٹائی گردن سے اوتا لیا  
دینا لادیکو جناب ملکہ ویکٹوریہ صاحبہ و ام ملکہا ہمارے زمانے میں بسبب  
افزونی علم کے ساتون ولایت کی جہان پناہ بین دنیا میں انکا مقابل کوئی نہیں ہو  
اپنے وقت کی شاہنشاہ بین جسکو دیکو بسبب عدل و داد کے انھیں ہزاروں فائین  
دیتا ہو صبح اٹھ کے انکا مبارک نام لیتا ہو انکی خوش نیتی سے جسکو دیکو وہ تحصیل  
علم میں مشغول ہو جہان دیکو وہاں مدرسہ نولان و اسکول ہو بیٹی اسوقت کو  
غنیمت جانو ہمارے نصیحت مانو ملکہ مغلمہ کو دعائیں دو بخاطر جمعی جو سیکھنا ہو سیکھو  
ایسا وقت پھر آتا آنا محال ہو ایسی ملکہ کا سر پرست ہونا تمھارا اقبال ہو

لمؤلفہ

حافظ دین بیہبہ ایمان ہو

علم کی صل علی کیا شان ہو

علم سے جو کار دنیا کا نظام	علم سے جو آخرت کا انتظام
علم کی دولت سے جو ہر کامیاب	سر بلندی میں جو مثل آفتاب
علم سے اعزاز اور اکرام ہو	علم سے ہر کار نیک انجام ہو

## باب دوم

کھانا پکانے اور کھانے پر دہشت و برخواست کے آداب میں  
پہلا سبق کھانا پکانے کے بیان میں

امیر نراوسی

آجی حضور کی حیرانی کا شکر اُن کس طرح ادا ہو کہ آپ کے انصال سے علم کی خوبیاں بجا  
معلوم ہوئیں اب امیدوار ہوں کہ کھانا پکانے اور پکوانے کے طریقے بھی تعلیم فرمائیے

### آفتابی راج

عورت کو چاہیے کہ صبح تڑکے اٹھ کے اگر مقدور والی ہو نوٹڈیون باندیون ماسلیون  
پیش خدمتون وغیرہ کو جگوانے سب پر حکم لگائے اول پانخانے پیشاب سے فرغت  
بہم ہو چنائے بعدہ طہارت کر کے خدا کی بندگی بجالائے پھر مکان میں ستھرائی دوا لے  
خاکھے کی طیارسی کے واسطے تاکید فرمائے خود کچھ سینے پر رونے میں دل ہلائے کامدانی  
اور چکن وغیرہ کے میل بوٹے بنائے

اور اگر کسی بیچارے بھلے آدمی غریب کی بی بی ہو تو اُسکو چاہیے کہ اشد کی عبادت  
فارغ ہو کے کھانے پکانے کے برتن صاف کرے بعد ازاں بڑے ستھرے پن سے  
چولھے پر ٹانڈی چڑھائے صفائی اور پاکیزگی سے کھانا پکائے اگر بال بچوں والی ہو  
تو ایسا لٹریٹر کرے کہ ایک ہاتھ سے دھکے کو آہستہ لوائے اور دوسرے ہاتھ سے  
کھانا پکائے کہ جسکو دیکھ کے مرد کا دل گھن کھائے کھانے سے نفرت ہو جائے بلکہ

عورت کو بڑی صفائی سے کام کاج کرنا مناسب ہو خیال طہارت واجب نہیں تو  
گھنائی کھلائیگی پھوٹا اور بد سلیقہ مشہور ہو جائیگی غرض جب کھانا بڑی پاک اور عمدگی  
ٹھیکار ہو جائے تو آپ باہر چہچہانے سے نکل کے تھوڑی دیر گھنائی میں ہو لکھائے  
کہ پکانے کی گرمی بدن سے دور ہو طبیعت کو فرحت اور سرور ہو۔

لمر لفظ

اس طرح باتیں اگر ہوگی سارے کتبے میں نامور ہوگی

دوسرا سبق کھانا کھانے کے آداب میں

امیر زادی س

آؤ جی آپکی ماحفت سے کھانا پکانے اور پکانے کا طریقہ تو معلوم ہوا اب  
امیدوار ہو کہ کھانا کھانے کے آداب بھی زبان مبارک سے ارشاد فرمائے۔

آؤ جی ج

اپنے گھر میں جب کھانے کا ارادہ کرے تو اول دونوں ہاتھ اور منہ اور ناک  
بخوبی پاک و صاف کرے اور اگر چھوٹا بچہ چائتا ہو اگو دین ہو تو اسکا منہ ہاتھ بھی  
اچھی طرح دھو دے اور بڑے ادب سے اگر کون دسترخوان کے کنارے بیٹھے  
اور پس انداز کر کے کھانا نوش جان کرے۔

اور اگر کہیں مہمان ہو تو خود بخود کھانا نہ شروع کرے بلکہ گھر والی کے حکم کی  
بیت پر رہے اور سب کھانے والیوں سے پہلے ابتدائے کرے اور تین اونگلیوں سے  
زیادہ کھانے میں نہ بھرے اونگلیاں چاتی نہ جائے نوالہ کھانے میں منہ زیادہ نہ پھیلا  
منہ سے چبانے کی آواز باہر نہ نکلے بڑے بڑے لقمے ہونے کے زور دن کی طرح نہ کھائے  
اکھانے سے نوالہ اٹھانے گل ہتھا لگائے کھانا بڑی بات ہو اور زدن کا گودہ لگائے  
بچہ کی روٹی کھانا بھی واپس بات ہو اچھی جیسے نہ پرتھ پکا براہر بلکہ اور دن کی طرح



چمپکے سے سر کا دینا اولے ہو اور وچ نوالوں کی طرف نظر نہ اٹھائے منہ سے کوئی چیز  
روئی وغیرہ ستر خوان پر نہ گرنے پائے اور جو کھانا آگے آئے اُس میں اس خوبصورتی سے  
ہاتھ لگائے کہ اگر پس خوردہ دوسرے آدمی کو ملے تو اسے نفرت نہ ہو جائے اور دیر تک  
نہ کھائے اور سب کے پہلے اٹھ جائے اگر خود کھا چکے اور سب کھاتے ہوں تو اُنکا ساتھ نہ  
ضرور ہو سب کے پہلے اٹھ جانا اوب قاعدے سے دور ہو اور اگر اپنا یا مان باپ بھائی کا گھر ہو  
تو اختیار ہو جب تک چاہے کھائے کچھ نہیں تنگ و عار ہو اور جب کھانے سے فرغت ہو  
تو ہاتھ منہ بخوبی دھوئے پانڈان کھول کے پان لگائے ادل اور دن کو گلوریان دے  
پھر آپ کھائے ۛ

تیسرا سبق چلنے پھرنے اٹھنے بیٹھنے کے بیان میں

امیرزا دیس

آتوجی کھانا کھانے کے آداب تو آپ نے پاجیز کو بخوبی بتلائے اب امید دار ہوں  
کہ لطف فرما کے چلنے پھرنے اٹھنے بیٹھنے کے طریقے بیان فرمائیے ۛ

آتوجی ج

عورت کو چاہیے کہ آہستہ آہستہ قدم رکھے اور سر اور دھڑ نظر نہ کرے جو عورت جلدی  
جلدی قدم اٹھاتی ہو بدتمیز کمالاتی ہو اور جھوم جھوم کے چلنا بھی بُرا ہے یہ چال چلن  
سوا سے بہو بیٹیوں کے اور دن کو سزا ہو اور بار بار پیچھے پھر کے دیکھنا بڑا عیب ہو  
اس طریقے کا منہج بفساد ہونا لاریب ہو عورت اگر کہیں مہمان جا بے تو لازم ہو کہ قریب سے  
ایک جگہ اپنا زانو بٹائے اور سر اور دھڑ نہ چھوٹائے نام نہ رکھوائے جو عورت اوب سے  
ایک جگہ بیٹھی رہتی ہو وہ بھاری بھر کم ہو سب اسکا پاس دلچاظ کرتے ہیں اگر چہ وہ  
سن و سال میں کم ہو اور گھٹنے پر سر رکھ کے بیٹھنا انگلی کی علامت ہو اور گردن اٹھانے  
بیٹھنا بیوقوف کی عادت ہو چار آدمیوں میں بیٹھ کے ناک میں انگلی نہ ڈالے گجوانہ بگاڑے

انگریزی سے احتیاط کرے جہاں کا انضباط کرے سکے سامنے ناک چھنک دینا اور  
اوگال ٹوڑال دینا بھی بے تمیزی میں داخل ہو جسکو ان باتوں کا خیال نہیں ہو وہ شعور سے  
خالی محض غافل ہو چلنے بیٹھنے میں کوئی عضو نہ کھٹنے پائے اپنے بیکانے میں انگشت نما  
نہو جائے اور جو بات کہے خوب سمجھ بوجھ کے کہے ہر نہ گوئی نہ کرے ورنہ چٹکیوں میں  
اڑائی جائیگی مفت کی شہر منڈگی اٹھائیگی ۛ

## ملفوظ

عورتوں میں ہی وہی پاکیزہ تر	بایسا ہو اور ہی نیچی نظر
نیک بی بی ہو وہی دانشور	جو حیا و شرم سے معمور ہو
جسکے دیدے میں نہو شرم و حیا	بے ادب مشہور ہو گی جا بجا

چوتھا سبق سینے پر رونے کے بیان میں

امیر زادی س

آؤ تجھی آپکی حرمت سے چلنے پھرنے اٹھنے بیٹھنے کے آداب تو بخوبی معلوم ہوئے  
اب امیدوار ہوں کہ سینے پر رونے کے کچھ قاعدے بھی ارشاد فرمائے ۛ

## آؤ تجھی ج

سینا پر نہ عورت کے حق میں بڑی مفید چیز ہے پر رونے سے عورت ہزل عزیز پولکیوں کو  
چاہیے کہ ہر ذرہ بلاناغہ پر بھرجالی کاڑھا کرین اپنی عقل سے آستینوں میں پل بوٹے نکالا کرین  
جب آستینیں کاڑھنے میں بخوبی استاد ہو جائیں تو دوپٹے بازار سے چھپو آکے پیچھی کی  
چکن پر ہاتھ پٹلا میں جب آستین کچھ واقفیت پیدا ہو جائے تو جو گوشہ ٹوپیاں  
چھپو آکے نرمی اور پھندے کی چکن کا ڈکا لگائیں جب آستین بھی بے مثال ہو ہاتھ کی  
صفائی بدرجہ کمال ہو تو پھر اختیار ہو جو چاہے انگر کھا ٹوپی دوپٹہ کرتی کاڑھے بنائے  
ان باپ کو اپنی ہنرمندیان دکھائے اور کہہ جو مت کاٹ چھانٹ میں بھی مہارت

بہم ہو چائے جو سینا پر دنا آگے آئے اُس سے جی نہ چھپائے ہر کپڑے کو ایسا کترے بیوتے کاٹے  
چھانٹے کہ درزی کے کان کاٹے ٹانگا ایسا لگائے کہ نامعلوم ہو درزی سیسے کو ایک بار پکے جاگا  
مفہوم ہو نہ نائے کپڑے بھی ایسے سے کہ بڑی بڑی مٹا بنیان دیکھ کے پکڑائیں ساری استاد ہی  
بھول جائیں جو لڑکیاں سینے پر دھستے جی چراتی ہیں جب گھر بار والی ہوتی ہیں اپنے کام میں  
عاجز آتی ہیں پھو ہڑ کھلاتی ہیں قطعہ ارکھڑے کو ترس جاتی ہیں ۛ

## ملفوظہ

جو ہر سینے پر دھستے خبردار کہ سارے درزیوں کے کان کاٹے خجل ہو کر سوئی اپنی چڑھائے کہ شاگردی کرے مانی و بہزاد کہ حیرت میں ہیں اُس سے حاصل و عار	جی ہر عورتوں میں سب ہشیا خرو مندی سے کپڑا ایسا چھانٹے جو درزی اُسکا کپڑا دیکھ پائے ہو ایسی بیل بوٹے میں بھی ستاد دکھائے وہ عجائب سوئی کے کام
---	--

## خاتمہ اولاد کی پرورش میں

اولاد مان باپ کے پاس اللہ تعالیٰ کی امانت ہو آنکے پالنے پوسنے پڑھانے  
لکھانے میں بڑا خیال چاہیے ورنہ امانت میں خیانت ہو جب اللہ تعالیٰ انسان کو  
اولاد عطا کرے تو اُسکا لاکھ لاکھ شکر ادا کرے بہت عمدہ اور افضل دھونڈم کے  
نام رکھے ہر وقت انکی تیمارداری میں مشغول رہے اور دودھ دے حتیٰ الامکان مان ہی کو  
پالنا اولے ہو اتنا کا دودھ لے کے کے حق میں نہیں اچھا ہو اگر اتنا کی اصالت میں کچھ  
فوت ہو تو اُسکا کسی قدر اثر لے کے میں آنا ضرور ہو اور دوا اول سے ہر بات میں اُسکے ساتھ  
اللہ کا نام لے تاکہ پہلے پہل اُسکی زبان سے اللہ ہی کا نام نکلے جب لڑکا لڑکی پوچھ پوچھ  
دو برس کے ہو جائیں تب انکا دودھ بڑھائے اور افضال الہی کا شکر بجالائے تاکہ تمہیں  
سکھائے بڑی باتوں سے ڈرائے عمدہ عمدہ خیرے دار کھائے نہ کھلائے نفیس نفیس خیرے دار

کپڑے نہ پہنائے ورنہ انکو ابھی سے اچھے بڑے کھانے کپڑے کا خیال ہوگا جو ان میں  
 انکی جان کا وبال ہوگا بلکہ وال روٹی یا سالن روٹی کی عادت ڈالنا انکے حق میں  
 اچھا ہو سادی پوشاک پہنانا زیبا ہو اور کھانا کھانے کے آداب بھی تعلیم کرے انکی  
 تعمیل پر چلے ہو سکے مستقیم کرے کہ دہشتہ ہاتھ سے چھوٹا نوالہ اٹھائے خوب چبائے  
 جلدی جلد ہی بنگل جائے اور صر اور صر نظر نہ کرے وال سالن میں کپڑا نہ بھسے  
 شب و روز میں صرف تین بار کھلانے ٹھوسا ٹھوسا کے ہونے کے زور نہ بنائے بلکہ اسکو  
 اکثر یوں بہائے ایسی ایسی باتیں زبان پر لائے کہ باہمیٹا زیادہ کھانا بڑی بات ہو بلکل  
 وابہیات ہو کہ کھانے سے جی کو آرام ہو زیادہ کھانا گاہے بیل کا کام ہو جو میان میں  
 کہ کھاتے ہیں اچھی اچھی خیرین پاتے ہیں تاکہ وہ ڈرجائے ہر وقت کھانے کی دھوم نہ مچائے  
 اور بڑے لڑکوں کی صحبت سے بچائے کوئی بے ادب انکے پاس بچکنے نہ پائے کیونکہ  
 صحبت کا اثر ضرور ہو مخم تاثر صحبت کا اثر مثل مشہور ہو جب خدا کے فضل و کرم سے چار برس  
 یا رینے کا ہو جائے لڑکی ہو خواہ لڑکا اسکی بسم اللہ کرے پڑھنے بٹھائے اگر لڑکی ہو  
 تو ایک بڑھیا ماما یا نانا دارنکاب کردار کے ساتھ ڈولی میں سوار کر کے درہ نہ نوان میں  
 ہر روز بھیجے یا کرے تاکہ وہاں حسب ضابطہ تعلیم پائے تھوڑے دنوں میں علم و سند  
 سیکھ جائے اور اگر لڑکا ہو تو دسکا بھی اسکول میں سپرد کرنا اولے ہو کہ وہاں جب ٹیٹ  
 ہندی فارسی عربی انگریزی میں ہوشیار ہو جائے چند روز کے عرصے میں صاحب سند  
 و اعتبار ہو جائے اور یہ بھی خیال رکھے کہ جب لڑکی لڑکا مدرسہ سے پڑھ کے گھر میں  
 آئے تو مہو و لعب میں آوارہ نہ ہونے پائے لڑکی سے کھانا پکانے سینے پر ہونے کا کام  
 لڑکے کو لکھنے اور سبق یاد کرنے کا حکم دے اور ہر روز جب سب کاموں سے فراغت پائیں  
 تو تھوڑی دیر کیل کو دین بھی دل بہلائیں قیدیوں کی طرح ہر وقت مجوس کرے  
 کھیل کود سے مایوس کرے اور جب سلیقہ شامی سے کوئی کام نہ پائیں تو حسب مقدمہ

انعام بھی پائین اور نشا باش و آفرین بھی کہے کہ آئندہ کو انکا دل بڑھے اور اگر اتفاقاً  
 کوئی خطا کرے اور ڈر کے مارے اسکا اخفا کرے تو تجاہل عارفانہ ضرور بہم وقت  
 نہ جرد تو بیخ طریقہ تعلیم سے دور ہو جو لڑکے ہر وقت بات بات میں ماروھا کھلتے ہیں  
 وہ چچیا ہو جاتے ہیں کھلم کھلا جو جی چاہتا ہو کرتے ہیں مارے پھر نہیں ڈرتے ہیں  
 اور اگر بار بار تقصیر ہو تو اسکی بہ تدبیر ہو کہ سب سے چھپا کے اُسے چشم نمائی کرے  
 اور سمجھائے کہ خبردار یہ حرکت بار بار نہ ہونے پائے نہیں تو دست ستر لپٹا سب کے آگے  
 ذلت اٹھائیگا اور ایسی ایسی باتیں اُنکے ذہن نشین کرے کہ تحصیل علم و ہنر شرف کا  
 کام ہو جاہل بے ہنر گلی گلی بدنام ہو نرمی اور ملنساری نشان شرافت ہو لڑنا بھڑنا  
 غور کرنا عین حماقت ہو اپنے بڑے بوڑھوں کا ادب بجا لاؤ اور خردوں کو کچھ پیوست  
 اور محبت سے پاس بٹھاؤ اور بزرگوں کی طرح پشت کزنا اور کسی سے نہ ڈرنا بیضاؤ ہانا  
 بنانا بڑے بوڑھوں سے نہ شرمانا کہ یا منہ میں اُنکلی ڈالنا کسی کے سامنے کھٹکھٹکے ٹھوکرنا  
 یا ناک کا گجوا وغیرہ نکالنا بیسی بے ادبی ہو یہ عادت بہت بری ہو غرض اسی طرح تعلیم  
 و تلقین کرتے کرتے جب لڑکی دس برس کی ہو تو اُسکو اچھے گھر میں بیاہے خاوند اور  
 ساس سسرور کی تابعداری کرنا سکھائے اور لڑکا جب پڑھ لکھ کے پایہ اعتبار میں لائے  
 لیاقت کی چند سندیں بہم پہنچائے اُسوقت کسی اچھے خاندان میں مان باپ کی بیٹی سے  
 بصورت شکل چال چلن علم و ہنر میں اچھی ہو اسکی شادی کرے اپنی خانہ آبادی کرے  
 انتشار و فساد نہ تھائے وہ لڑکا از بس خوش سیر ہوگا سارے جہان میں نامور ہوگا ۔

## ملفوظ

کہ ہر حق کی امانت ہونہ پروا	بصد مہر گلی یا لوتھم اولاد
کہ ہوں ادناس نادانی سے طار	کر و علم و ہنر سے اُنکو ماہر
نہ اُنکی تربیت سے باز آؤ	بزرگوں کا ادب اُنکو سکھاؤ

<p>کہ تا ہو جان و مطبوع آفاق ہر اک جاں کی قدر و منزلت ہو رہیں خوش خرم تابان شمع و غاویں انکو ہر کس کو بوسین دلی مقصود سب اپنے بزمین ہزاروں فائدے اپنے اطمینان کرین خاکستر اعدا کو جا کے یہ دل کی آرزو جلدی سے نکلے لطیف آل و اصحاب محمد کہ حاصل ہو مراد و جہانی جہان میں ہر طرف مشہور کر دے کہ اخیار زمانہ مدح خوان ہوں رہیں خوش دوستا و زانا و جا</p>	<p>سکھائی انکو تم تہذیب اخلاق ہر اک جاں کی قدر و منزلت ہو کرین دنیا میں حاصل جاہ و دست شفا خوانی ہو انکی چار سو میں بخوبی و تحسین چنیدین کرین نیشہ پرورش کے اپنے پاؤ مبارکبادیان دین دوست آگے مری بھی پاؤں تیرے کرم سے کہ ہو علامہ فخر الدین احمد کر اسپر ایسی اپنی مہربانی صفیات نیک سے معمور کر دے وہ افعال جلیل اس عیان ہوں برائے شیعہ کے سب قاصد</p>
--	--

احمد رتد و القنا بمنہ تم تہذیب النساء

تمام شد

قطعہ تاریخ ہجری تالیف رسالہ نیا از مولف

یہ تہذیب نسوان کا نسخہ بہ خوب  
سہ ہجری اسکا لکھ اسکی صفحہ  
جہالت کے رکھنا نہیں قدر کو  
کہ ہر نو شہار و یہی غور تو

قطعہ تاریخ از کلفستانی قلم جاد و رزم شاعر با طبع لطافت شمعون ہنشی  
لال بہادر صاحب متخلص گفتون بہر ہنشی سرکار فیض آثار جناب  
آنر بل سر مہاراجہ و سب سگہ صاحب بہادر کے سی ایس آئی والی

بلرام پور قلمی پور وغیرہ دام امبالہ شاگرد رشید مولف کتاب ہذا	جو تصنیف شد این سال کہ بہت سن بجزیش کرد و مفتون تلاش ہواست فصاحت از دور بیویہ بدل گفت با تفت عبارت چہ خوب	
قطعہ تاریخ طبع زاد لال رام رتن لال صاحب حروف تخلص شاگرد مولف کتاب ہذا	شیفتہ کار سالہ نادہو سال فصلی لکھ اسکا انمعروف کہتہ بین شیخ و شاہ صل علی خوب ابھی کتاب صل علی	
قطعہ تاریخ از منشی محمد حسن خان فصاحت تخلص شوگر کرت پوری شاگرد مولف کتاب ہذا	رسالہ لکھا شیفتہ نے عجیب کہی اسکی تاریخ مشہور نے فصاحت کا چولا ہی کو یاہن کہ اچھا گل بوستان سخن	
قطعہ تاریخ ریختہ کاک جواہر ساک فتنی غوث محمد خان فصاحت عاقل شاگرد مولف کتاب	کہی واہ وا خوب ناور کتاب جو عاقل نے کی سال فعلی کی فکر فصاحت سے مہمور ہی سر سب کہا دل نے لکھا فصاحت اثر	
قطعہ تاریخ از منشی نند پرشا و صاحب تھرو ماسٹر اسکول دارالریاست بلرام پور شاگرد مولف کتاب ہذا	این نسخہ کہ شیفتہ نمودش تالیف آشفہ چہ سال بجزیش فرست سروش حقاقت خزینہ ہدایات خلق لکھا عجیب ہدایات خلق	
قطعہ تاریخ از منشی سلطان غیاث فصاحت تخلص سلطان خلف الرشید راجہ ریاست علی خان صاحب موم ریش اترو لہ شاگرد مولف	لکھا کیا شیفتہ نے پند نامہ لکھا ای سلطان زریک و انس تاریخ فصاحت کا کھلا گلزار ہی کہ دیکھو گلشن بنجار ہی	

قطعة تاریخ ریختہ خاتمہ جو اہم نگاریکما سے روزگار شاعر جلیل خشت دان  
نبیل و ایت روز شاعر ریشت خاک قافی و انوری برگزیدہ بارگاہ صدر  
جناب مولوی رشید الدین احمد صاحبہ شعلہ بر شید برادر کوان مولف  
بیڈ ماسٹر مدرستہ سلون دام ظلہ

لکھا در سالہ واد کیا تہذیب نسوان مین	کہ اسین فائدہ دنیا و دین کا بچہ نہایت ہر
رشد خستہ تاریخ ہجری یہ کہی اسکی	حکیمون طالبون کو شعلہ راہ ہریت ہر

ولہ

کیا خوب لکھا ہر یہ رسالہ	کیونکہ نہ تو اس سے دل کو غیبت
کہ اسکی تو امی رشید تاریخ	ہر فنونہ کی کیا سے حکمت

قطعة تاریخ عیسوی از مولف کتاب

کہا تہذیب نسوان مین رسالہ	یہ اک ہفتہ مین میں نے ول لگا کر
لکھا یہ شیفہ نے عیسوی سال	یہ لکھا ہر پے نذر ڈر کٹ



داختر نمبر	۸۷۶۸
فہرست نمبر	الف ۹
کتاب نمبر	۲۶